

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب صراطِ مستقیم کورس

مولف حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب

طباعت سوم مئی 2009ء

کمپوزنگ ملک محمد اعجاز حسین

تعداد 3000

ملنے کا پتہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا فون 048-3881487

islamicbooksinpdf.blogspot.com

صراطِ مستقیم کورس

تالیف

حکیم محمد اختر شاہ

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب

خلیفہ ہجاز

عارف باللہ حضرت آقا سر سید مولانا شاہ حکیم محمد اختر شاہ

قطب العصر و شہداء العلماء حضرت آقا سر سید محمد امین شاہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا فون 048-3881487

فہرست مضامین (مسطقیم کورس)

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	اصول تفسیر	9	21	انبیاء محبوبہ نہیں	17
2	وحی کا لغوی معنی	9	22	شان اہل بیت رضی اللہ عنہ	18
3	وحی کا اصطلاحی معنی	10	23	صحابیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	19
4	نزل وحی کے مختلف طریقے	10	24	منظرہ کا جواز	19
5	وحی کی اقسام	10	25	بیان کرنے کا ادب	19
6	قرآن کریم کی تعریف	11	26	ختم نبوت	20
7	تفسیر کرنے کی شرائط	11	27	حرمت زنا	20
8	حکمی اور مدنی سورت کی تعریف	12	28	عذاب قبر کا ثبوت	21
9	چالیس آیات	13	29	فرضیت جہاد	21
10	الحکم	13	30	حقوق والدین	22
11	الحکم کی مراد	13	31	حفاظت اعمال	22
12	لاریب کتاب	13	32	شرک کی معافی نہیں	23
13	حیات شہداء	13	33	انفاق فی سبیل اللہ	23
14	حفاظت قرآن	14	34	قربانی عبادت ہے	24
15	آداب تلاوت قرآن	15	35	آداب قرآن	24
16	علماء کی فضیلت	15	36	صدق میں رکاوٹ	24
17	قرآن بے نظیر کتاب	15	37	عزت اور ذلت کا مالک اللہ ہے	25
18	اللہ ایک ہی الہ ہے	16	38	منافق کا ٹھکانہ	26
19	مصیبت و بال گناہ ہے	16	39	صفات مومنین	26
20	راعنا کہنے کی ممانعت	17	40	سورۃ قریش	27

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
41	سورۃ الماعون	28	64	عظمت فقیہہ	37
42	سورۃ الکوثر	28	65	فجر کا مستحب وقت	37
43	سورۃ الکافرون	28	66	ظہر کا مستحب وقت	38
44	سورۃ النصر	29	67	عصر کا مستحب وقت	38
45	سورۃ اللہب	29	68	آذان و اقامت کا مسنون طریقہ	39
46	سورۃ الاخلاص	30	69	تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین	39
47	سورۃ الفلق	30	70	ہاتھ باندھنے کا طریقہ	39
48	سورۃ الناس	30	71	آمین آہستہ کہنی چاہیے	40
49	اصول حدیث	31	72	رکعات وتر	41
50	حدیث کی قسمیں	31	73	تراویح بیس ہیں	43
51	حدیث مقبول	32	74	دور فاروق میں بیس تراویح	44
52	صحیح و حسن و مرسل	32	75	تکبیرات عیدین	45
53	حدیث غیر مقبول	33	76	فضیلت درود پاک	45
54	موضوع ضعیف	33	77	برائی کو روکنا	45
55	سنت	33	78	فضیلت دعا	46
56	سنت کا لغوی اصطلاحی معنی	33	79	حیاء ایمان کا حصہ ہے	46
57	چالیس احادیث	35	80	پردہ پوشی کی فضیلت	47
58	فضیلت حفظ حدیث	35	81	حقوق انسانیت	47
59	نیت کی اہمیت	35	82	فضیلت تعلیم القرآن	49
60	حیات انبیاء علیہم السلام	36	83	انجام انسان	50
61	سماع عند التقریر النبی ﷺ	36	84	توبہ کی فضیلت	50
62	ختم نبوت	36	85	شہید کی فضیلت	50
63	صحابہ رضی اللہ عنہم نجوم ہدایت	37	86	اسماء حسنی	51

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
87	عقائد	52	110	مقام صحابہ رضی اللہ عنہم	61
88	توحید باری تعالیٰ	52	111	معیار حق و صداقت	61
89	تقدیس ذات و صفات باری تعالیٰ	52	112	حب صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم	62
90	صدق باری تعالیٰ	53	113	عفت امہات المؤمنین	62
91	وسعت قدرت باری تعالیٰ	53	114	مشاجرات صحابہؓ	62
92	تقدیر باری تعالیٰ	53	115	حضرت حسینؑ حق پر	63
93	حقیقت نبوت - صداقت نبوت	53	116	ثواب و گناہ - ولایت	63
94	دوام نبوت - ختم نبوت	54	117	کرامات اولیاء - مسئلہ توسل	63
95	نزول علی علیہ السلام اور آمد مہدی	54	118	معیار حق و باطل	64
96	حیات انبیاء علیہم السلام	55	119	حفاظت دین کا مدار	64
97	ملائکہ - جنات	55	120	اصول اربعہ - اجتہاد و تقلید	64
98	کتب سماویہ - صداقت قرآن	56	121	اعتقادی و اجتہادی اختلاف	65
99	عذاب قبر - آخرت	57	122	تصوف - بیعت	65
100	عرض اعمال - سماع صلوٰۃ و سلام	57	123	جہاد فی سبیل اللہ	66
101	فضیلت و زیارت روضہ اطہر	58	124	فقہ	67
102	سفر مدینہ منورہ - مسئلہ استشفاع	58	125	فقہ کی تعریف	67
103	عظمت انبیاء علیہم السلام	58	126	شریعت کے احکام	67
104	عظمت علوم نبوت	59	127	فرض - فرض عین	67
105	صلوٰۃ سلام - ذکر رسول ﷺ	59	128	فرض کفایہ - واجب - سنت	68
106	انبیاء علیہ السلام کی نیند	60	129	سنت موکدہ و غیر موکدہ	68
107	حقیقت معجزہ	60	130	مستحب	69
108	معجزات انبیاء علیہم السلام	60	131	حرام	69
109	توہین رسالت - توہین علم نبوت	60	132	مکروہ تحریمی - مکروہ تنزیہی	69

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
133	مباح	70	156	غسل کی سنتیں	83
134	طہارت کے احکام	70	157	تیمم کے فرائض	83
135	نجاست	70	158	تیمم کی سنتیں	83
136	نجاست حقیقہ و حکمیہ	70	159	تیمم کی شرائط	83
137	نجاست غلیظہ - نجاست خفیفہ	70	160	جن چیزوں سے تیمم جائز ہے	84
138	مختلف اشیاء کو دھونے کے مختلف طریقے	72	161	موزوں پر مسح کے احکام	84
139	نجاست حکمیہ کی قسمیں	72	162	طریقہ مسح	84
140	حدث اصغر - حدث اکبر	72	163	فرض مقدار مسح	84
141	جنابت - حیض - نفاس	73	164	نواقض مسح	86
142	حدث اکبر سے پاک ہونے کا طریقہ	73	165	آذان کے احکام	86
143	پانی کے احکام	74	166	آذان کا طریقہ	86
144	مطلق پانی کی قسمیں	74	167	آذان اور اقامت میں فرق	86
145	استنجا کی قسمیں	77	168	آذان کا حکم	87
146	وضو کی قسمیں	77	169	آذان کن نمازوں کے لیے	87
147	وضو کے فرائض	78	170	آذان کے درست ہونے کی شرائط	87
148	وضو کی سنتیں	78	171	وہ مواقع جہاں آذان کا جواب نہیں دیا جاتا	87
149	وضو کی شرائط	79	172	نماز کے علاوہ جن موقعوں پر آذان دی جاسکتی ہے	88
150	وضو کے مستحبات	79	173	نمازوں کے اوقات	88
151	مکروہات وضو	79	174	نماز کی شرائط	89
152	نواقض وضو	79	175	نماز کے فرائض	90
153	اقسام قے	80	176	نماز کے واجبات	91
154	غسل کی قسمیں	81	177	سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟	92
155	غسل کے فرائض	82	178	سجدہ تلاوت	92

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
179	نوافل نماز	93	202	مندھوتے وقت کی دعا	101
180	جماعت کا حکم	93	203	دایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا	102
181	شرائط امامت	94	204	بایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا	102
182	جمعہ کے متعلق مسائل	94	205	سر کا مسح کرتے وقت کی دعا	102
183	جمعہ کی نماز فرض ہونے کی آٹھ شرطیں	95	206	کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا	102
184	نماز جنازہ	95	207	گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا	102
185	نماز جنازہ کب پڑھنی چاہیے	95	208	بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا	103
186	سکرہ اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے کا حکم	96	209	دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا	103
187	جن افراد کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں	96	210	وضو کے درمیان کی دعا	103
188	اگر جنازہ کئی ہوں تو؟	97	211	وضو کے آخر کی دعا	103
189	زکوٰۃ	98	212	کھانا شروع کرنے کی دعا	104
190	زکوٰۃ کے لیے نصاب	98	213	اگر دعا پڑھنا بھول جائے	104
191	زکوٰۃ کے لئے شرائط	98	214	کھانے کے آخر کی دعا	104
192	زکوٰۃ کے مصارف	99	215	کپڑے پہننے کی دعا	104
193	زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرائط	99	216	دعوت کھانے کی دعا	105
194	جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں	99	217	پانی پینے کی دعا	105
195	دعوات صالحہ	100	218	دودھ پینے کی دعا	105
196	سو کر اٹھنے کی دعا	100	219	مسجد میں داخل ہونے کی دعا	105
197	بیت الخلاء میں جانے کی دعا	100	220	مسجد سے نکلنے کی دعا	106
198	بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا	100	221	چھینک کی دعا	106
199	وضو شروع کرنے کی دعا	101	222	گھر سے نکلنے کی دعا	106
200	کلی کرتے وقت کی دعا	101	223	سفر کی دعا	107
201	ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا	101	224	مجلس سے اٹھنے کی دعا	107

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
225	مریض کی عیادت کی دعا	107	239	فرشتوں اور جنوں کے متعلق عقیدہ	115
226	نماز کے بعد کی دعا	107	240	تقدیر کے متعلق عقیدہ	116
227	سواری کی دعا	108	241	موت اور موت کے بعد کے متعلق عقیدہ	116
228	بارش مانگنے کی دعا	108	242	اعمال ظاہری	118
229	مصیبت کے وقت کی دعا	109	243	اعمال باطنی	119
230	بیوی سے ہمبستری کرنے کی دعا	109	244	نقلی عبادات کی قسمیں	120
231	قبرستان جانے کی دعا	109	245	حقوق العباد	120
232	سات نمبر	110	246	حصول علم	121
233	اصلاح عقیدہ	111	247	تصحیح میت	122
234	انبیاء علیہم السلام کا عقیدہ	112	248	جہاد فی سبیل اللہ	122
235	معجزہ	112	249	جہاد کی اقسام	124
236	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق عقیدہ	113	250	دفاعی جہاد	124
237	اولیاء کرام کے متعلق عقیدہ	114	251	جہاد دفاعی فرض عین ہے	124
238	آسانی کتابوں کے متعلق عقیدہ	115		تمت بالخیر	

التماس

ہم نے وسعت انسانی کے مطابق ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے کتاب کو ہر قسم کی غلطی سے مبرا کر کے منصفہ شہود پر لانے کی سعی کی ہے اس کے باوجود بھی اگر کسی قاری کو غلطی نظر آئے اطلاع فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

جزاکم اللہ
ناشر

اصلاحی معنی:

كَلَامُ اللَّهِ الْمُنَزَّلُ عَلَى نَبِيِّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
اللہ تعالیٰ کا کلام جو نبیوں میں سے کسی نبی پر اترا ہو۔

نزولِ وحی کے مختلف طریقے:

- ۱۔ سلسلۃ الجرس (مسلل گھنٹیوں جیسی آواز)
- ۲۔ جبرائیل علیہ السلام کا اپنی اصل شکل میں آنا۔
- ۳۔ جبرائیل علیہ السلام کا کسی آدمی کی شکل میں آنا جیسے۔
- حضرت جبرائیل علیہ السلام عموماً حضرت وحیہ کلبی کی شکل میں آتے تھے۔
- ۴۔ بغیر واسطے کے اللہ تعالیٰ کا کلام سننا، جیسے معراج کے موقع پر
- ۵۔ القاء فی القلب یعنی دل میں بات ڈالنا

وحی کی اقسام:

وحی کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وحی متلو ۲۔ وحی غیر متلو

۱۔ وحی متلو:

اس وحی کو کہتے ہیں جس کی نماز میں تلاوت کی جاسکتی ہو۔ جیسے قرآن مجید۔

۲۔ وحی غیر متلو:

جس کی نماز میں تلاوت نہ کی جاسکتی ہو۔ جیسے احادیث

اصول تفسیر

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے حضور اکرم ﷺ پر قرآن کریم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ دنیا میں انسان کو آزمائش اور امتحان کے لیے بھیجا گیا ہے۔ لہذا اس کے ذمے کچھ فرائض اور ذمہ داریاں لگا کر باقی مخلوق کو اس کی خدمت میں لگا دیا گیا ہے۔ اس لیے دنیا میں آنے کے بعد ہر انسان کے لیے دو کام ضروری ہیں۔

۱۔ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا

۲۔ مخلوقات سے فائدہ حاصل کرنا

ان دونوں باتوں کے لیے علم کی ضرورت ہے۔ جب تک علم ہی نہ ہوگا تو فرائض پورے ہوں گے نہ ہی صحیح طور پر مخلوقات سے فائدہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ تین چیزیں حصول علم کے لیے بنائی ہیں۔

۱۔ حواسِ خمسہ (آنکھ، کان، ناک، ہاتھ، منہ) ۲۔ عقل ۳۔ وحی

ان تینوں کی مخصوص حدود اور دائرہ ہائے کار ہیں۔ ایک حد تک حواسِ خمسہ سے علم حاصل کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد عقل سے اور اس کے بعد وحی سے۔ وحی حصول علم کا افضل ترین ذریعہ ہے۔

وحی کا لغوی معنی:

أَلَا غَلَامُ الْخَفِيِّ السَّرِيعُ.

یعنی کسی چیز کو خفیہ طریقہ سے تیزی کے ساتھ پہنچانا۔

مکی اور مدنی سورتوں سے مراد:

نمبر ۱۔ مکی سے مراد وہ سورتیں ہیں جو مکہ میں نازل ہوئیں اور مدنی سے مراد وہ سورتیں ہیں جو مدینہ میں نازل ہوئیں۔

نمبر ۲۔ مکی سے مراد وہ سورتیں ہیں جو ہجرت سے قبل نازل ہوئیں اور مدنی سے مراد وہ سورتیں جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں۔

وحی متلو اور غیر متلو میں فرق:

وحی متلو میں الفاظ اور معنی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جبکہ وحی غیر متلو میں مفہوم یا معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور الفاظ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعریف:

اللہ تبارک و تعالیٰ کا کلام جو آسمان سے اترا، حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا، مصاحف میں لکھا گیا اور ہم تک تو اتر کے ساتھ بغیر کسی شبہ کے پہنچا۔

قرآن کریم کی تفسیر کون کر سکتا ہے:

کوئی آدمی صرف عربی زبان سیکھ کر یا اپنے ذاتی مطالعہ کے زور پر تفسیر نہیں کر سکتا بلکہ ایسا شخص عین ممکن ہے کہ گمراہ ہو جائے۔ قرآن کی تفسیر صرف راسخ فی العلم (مضبوط علم والے) علماء ہی کا کام ہے اور تفسیر کرنے والے کیلئے درج ذیل علوم کا جاننا ضروری ہے۔

- | | | | |
|-------------------------|----------------------|---------------------|--------------|
| نمبر ۱۔ علم لغت | ۲۔ علم صرف | ۳۔ علم نحو | ۴۔ علم معانی |
| ۵۔ علم بیان | ۶۔ علم بدیع | ۷۔ علم قرات و تجوید | ۸۔ علم فقہ |
| ۹۔ علم اصول فقہ | ۱۰۔ علم حدیث | ۱۱۔ علم اصول حدیث | ۱۲۔ علم کلام |
| ۱۳۔ علم النسخ و المنسوخ | ۱۴۔ علم اسباب النزول | ۱۵۔ علم القصص | |
| ۱۶۔ علم تاریخ | ۱۷۔ علم مناظرہ | ۱۸۔ علم تصوف | |

ترجمہ۔ اور نہ کہوان کو جو شہید کئے گئے خدا کی راہ میں کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تم نہیں سمجھتے۔

خلاصہ۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے راستہ میں شہید کی موت، موت نہیں بلکہ ہرغم اور تکلیف سے پاک ایک اعلیٰ زندگی ہے جب شہید کا جسم گوشت و پوست کا مجموعہ ہونے کے باوجود (قبر میں) خاک سے متاثر نہیں ہوتا اور زندہ جسم کی طرح صحیح سالم رہتا ہے جیسا کہ اس پر احادیث اور مشاہدات شاہد ہیں پس صرف اس امتیاز کی وجہ سے شہداء کو احیا کہا گیا ہے مگر ظاہری احکام میں وہ عام مردوں کی طرح ہیں ان کی بیویاں دوسروں سے نکاح کر سکتی ہیں اور یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیہم السلام شہداء سے بھی زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں یہاں تک کہ جس کی سلامتی کے علاوہ اس حیات برزخی کے کچھ آثار ظاہری احکام پر بھی پڑتے ہیں مثلاً ان کی میراث تقسیم نہیں ہوتی، ان کی ازواج دوسروں کے نکاح میں نہیں آ سکتیں پس اس حیات میں سب سے قوی تر انبیاء علیہم السلام ہیں پھر شہداء اور پھر معمولی مردے۔

فائدہ۔ اہل السنۃ والجماعۃ کا اجتماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور مبارک میں دنیا والے جسم مبارک کے ساتھ زندہ ہیں۔

(۴) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

(پارہ نمبر ۱۴ سورۃ حجر آیت نمبر ۹)

ترجمہ۔ ہم نے اتاری یہ نصیحت (قرآن) اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

فائدہ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم تحریف سے محفوظ ہے۔

چالیس آیات

(۱) اَلَمْ يَأْرَہْ نَمْرَاسُورۃ بقرہ آیت نمبر ۱:

ترجمہ۔ (اللہ اَعْلَمُ بِمُرَادِهِ) اس کا معنی اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔

فائدہ۔ قرآن کریم کی آیات دو قسم کی ہیں۔

نمبر ۱۔ محکمات نمبر ۲۔ متشابہات

(۱) محکمات۔ ان آیات کو کہتے ہیں جن کی مراد اور معنی بندوں کو معلوم ہو سکتے ہوں۔

(۲) متشابہات۔ ان آیات کو کہتے ہیں جن کی مراد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہ جان سکے۔

اَلَمْ اور اس جیسی دیگر آیات مثلاً حَمَّ، اَلْمَصَّ، قَ، یَسِّنَ، طَسَ وغیرہ یہ متشابہات میں سے ہیں یہ حروف رموز و اسرار ہیں جن کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔

فائدہ۔ اصطلاح میں ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں ان میں سے ہر حرف کو جدا جدا سا کن پڑھا جاتا ہے جیسے اَلَمْ کو اَلَمْ، لام، میم پڑھا جائے گا۔

(۲) ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ۔ (پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲)

ترجمہ۔ اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

(۳) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ یُقْتَلُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَلٰکِنْ لَا

تَشْعُرُوْنَ (پارہ نمبر ۲ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۵۴)

(۵) وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(پارہ نمبر ۹ سورۃ اعراف آیت نمبر ۲۰۴)

ترجمہ۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم ہو۔

فائدہ۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نماز میں جب امام قرات کرے (خواہ سورۃ فاتحہ کی یا کسی اور سورۃ کی) تو مقتدی کو توجہ سے سننا اور زبان سے خاموش رہنا چاہیے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا (جب نماز میں امام قرات کرے تو تم (مقتدی) چپ رہو)۔

(۶) إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ

(پارہ نمبر ۲۲ سورۃ فاطر آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ۔ اللہ سے ڈرتے وہی ہیں اس کے بندوں میں سے جن کو سمجھ ہے (علماء) بے شک اللہ زبردست بخشنے والا ہے۔

فائدہ۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ سب آدمی ڈرنے والے نہیں اللہ سے ڈرنا سمجھ والوں (علماء) کی صفت ہے۔

(۷) قُلْ لِّئِنْ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا

(پارہ نمبر ۱۵ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۸)

ترجمہ۔ آپ فرمادیں کہ اگر تمام انسان و جنات اس جیسا قرآن لانے پر جمع ہو جائیں

تو بھی اس جیسا قرآن نہیں لاسکتے اگرچہ وہ اس کے لئے ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔

فائدہ۔ یہ بات قرآن میں کئی جگہ مختلف انداز میں آئی ہے پوری انسانیت کو چیلنج دیا گیا ہے کہ اگر تم قرآن کو اللہ کا کلام نہیں مانتے تو پھر تم بھی انسان ہو اسکی مثل بنا کے دکھلاؤ اس آیت میں اس دعویٰ کے ساتھ یہ بھی فرمادیا گیا کہ صرف انسان ہی نہیں جنات کو بھی اپنے ساتھ ملا لو پھر سب مل کر قرآن کی ایک سورت تو کہاں صرف ایک آیت بھی نہ بنا سکو گے۔

(۸) وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

(پارہ نمبر ۲ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۶۳)

ترجمہ: اور معبود تم سب کا ایک ہی معبود ہے کوئی نہیں اس کے سوا وہ بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

فائدہ۔ معبود حقیقی سب کا ایک ہی اللہ ہے اس میں کسی دوسرے شریک کا احتمال بھی نہیں بس اب جس نے اس کی نافرمانی کی وہ مردود ہوا اگر دوسرا معبود ہوتا تو اس سے نفع کی توقع ممکن تھی یہ استاذی بادشاہی یا پیری تو نہیں کہ ایک موافق نہ آئی تو دوسری جگہ چلے گئے یہ خدائی ہے نہ اس کے علاوہ معبود بنا سکتے ہو اور نہ کسی سے خیر کی توقع کر سکتے ہو۔

(۹) مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا

(پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۷۹)

ترجمہ۔ کسی بھی ایسے انسان کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ کتاب، حکمت اور نبوت عطا فرما دے جائز نہیں کہ وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرو۔

خلاصہ۔ حق تعالیٰ جس بشر کو کتاب و حکمت (قوت فیصلہ) دے کر اور نبوت کے عظیم منصب پر فائز کرتے ہیں کہ وہ پیغام الہی من وعن پہنچا کر لوگوں کو اسکی بندگی اور وفاداری کی طرف متوجہ کرے اس پیغمبر کا یہ کام کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ لوگوں کو خالص اللہ کی بندگی سے ہٹا کر خود اپنا یا کسی دوسرے کا بندہ بنانے کی کوشش کرے۔

(۱۲) إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ○
(پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اے نبی کے گھر والو اور تم کو خوب پاک صاف کر دے۔

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے گھر والوں کو ان احکام پر عمل کرا کر خوب پاک و صاف کر دے اور ان کے مرتبہ کے موافق ایسی قلبی صفائی اور اخلاق کی ستھرائی عطا فرمائے جو دوسروں سے ممتاز اور فائق ہو یہاں تطہیر سے مراد تہذیب، تصفیہ قلب اور تزکیہ باطن کا وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جو اولیاء کو حاصل ہوتا ہے اور جس کے حصول کے بعد وہ انبیاء کی طرح معصوم تو نہیں مگر محفوظ کہلواتے ہیں۔

یہاں اہل بیت سے ازواج مطہرات ہی مراد ہیں کیونکہ اس آیت سے پہلے تمام تر خطابات ازواج مطہرات ہی سے ہوئے ہیں۔

ترجمہ۔ جو بچے تجھ کو کوئی بھلائی سوا اللہ کی طرف سے ہے اور جو بچے تجھ کو کوئی برائی سوا تیرے نفس کی طرف سے ہے۔

فائدہ۔ انسان کو چاہیے کہ نیکی کو حق تعالیٰ کا فضل اور احسان سمجھے اور سختی اور برائی کو اپنے اعمال کی شامت جانے۔

(۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ (پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۰۴)

ترجمہ۔ اے ایمان والو تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا اور سنتے رہو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

فائدہ۔ جن الفاظ کے معنی برے ہوتے ہیں اس آیت میں پیغمبر علیہ السلام کے لئے ان کے استعمال کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مثلاً اگر یہودی نبی علیہ السلام کی مجلس میں آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کہتے راعنا اس کا معنی تو ہے کہ ہماری طرف متوجہ ہو اور ہماری رعایت کیجئے یہ کلمہ یہود سے سن کر مسلمان بھی کہہ دیتے۔ مگر یہودی بدینیتی سے لفظ راعنا کو زبان دبا کر کہتے تو راعینا ہو جاتا جس کا معنی ہے نمبرا ہمارا چرواہا، نمبر ۲ احمق اور بے وقوف (یہودی زبان میں) اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ لفظ نہ کہو اگر کہنا ہو تو انظرنا (نظر شفقت کیجئے) کہا کرو۔

(۱۱) مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنَّبُوءَةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِنْ دُونِ اللَّهِ ○ (پارہ نمبر ۳ سورۃ ال عمران آیت ۷۹)

(۱۳) - إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ ۝

(پارہ نمبر ۱۰ سورۃ توبہ آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ اگر تم نہ مدد کرو گے رسول کی تو اسکی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت اس کو نکالا تھا کافروں نے کہ وہ دوسرا تھا دو میں جب وہ دونوں تھے غار میں جب وہ کہہ رہا تھا اپنے رفیق سے تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے اس پر تسکین۔

فائدہ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ واحد صحابی ہیں جن کے لئے قرآن نے لفظ صحابی استعمال فرمایا ہے۔

اس وجہ سے جو صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

(۱۴) - وَجَادِلْهُمْ بَالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۝

(پارہ نمبر ۱۴ سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۵)

ترجمہ۔ اور الزام دے ان کو جس طرح بہتر ہو۔

فائدہ۔ علامہ نسفی رحمۃ اللہ نے تفسیر مدارک میں اس آیت سے مناظرہ کا جواز ثابت کیا ہے

(۱۵) - إِنَّ أَرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ (پارہ نمبر ۱۲ سورۃ ہود آیت نمبر ۸۸)

ترجمہ۔ میں تو چاہتا ہوں سنوارنا جہاں تک ہو سکے اور بنانا ہے اللہ کی مدد سے اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

(۱۶) يَاءَ أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ - قُمْ فَأَنْذِرْ - وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝

(پارہ نمبر ۲۹ سورۃ المدثر آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ۔ اے لحاف میں لپٹنے والے کھڑا ہو پھر ڈر سنا دے اور اپنے رب کی بڑائی بول۔
فائدہ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ وعظ و نصیحت کھڑے ہو کر کرنا چاہئے۔

(۱۷) - مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ (پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔

فائدہ۔ آپ ﷺ کے تشریف لانے سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی اب کسی کو نبوت نہیں دی جائیگی۔

(۱۸) وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجِيَّ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝

(پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۲)

ترجمہ۔ اور نہ پاس جاؤ زنا کے وہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔

فائدہ۔ یعنی زنا کرنا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بہت بڑی سخت نافرمانی ہے لہذا اس کے قریب بھی مت جاؤ اور لاتقربوا میں مبادی زنا جیسے بد نظری، گانا وغیرہ سے بچنے کی ہدایت کر دی گئی۔

(۱۹)۔ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ○ (پارہ نمبر ۲۴ سورۃ مؤمن آیت نمبر ۴۶)

ترجمہ۔ وہ آگ ہے کہ جس پر پیش کئے جاتے ہیں صبح اور شام اور جس دن قائم ہوگی قیامت (حکم ہوگا) داخل کر دو فرعونوں کو سخت سے سخت عذاب میں۔

فائدہ۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ قبر میں عذاب عرضِ نار ہے جبکہ جہنم میں دخولِ نار کی صورت میں ہوگا۔ یہ آیت عذابِ قبر پر دلالت کر رہی ہے۔

(۲۰)۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ (پارہ نمبر ۲ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۱۶)

ترجمہ۔ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور ممکن ہے تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ممکن ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے مضر ہو اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

فائدہ۔ جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ مسلمانوں پر فرض ہے چونکہ یہ فریضہ مشکل ہے اس لئے نفس کو طبعی طور پر گراں اور بھاری معلوم ہوتا ہے مگر اللہ نے اس میں خیر ہی خیر رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے کہ کس چیز میں خیر ہے اور کس میں شر۔ جہاد فرض ہے اور اس کا انکار اور توہین کرنا کفر ہے۔

(۲۱)۔ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَفٌّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ○

(پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳)

ترجمہ۔ اور تیرے رب کا حکم ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر پہنچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو ان میں ایک یا دونوں تو ان کو اف تک نہ کہہ اور نہ ہی جھڑک ان کو اور ان سے ادب کے ساتھ بات کیا کرو۔ فائدہ۔ اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو حقیقتاً وجود عطا کیا ہے اور والدین اس کی ایجاد کا ظاہری ذریعہ ہیں اس لئے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ والدین کے حقوق کو ذکر کیا گیا اور عبادتِ خدا کی طرح والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت بھی معلوم ہوئی۔

(۲۲)۔ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَنَا بِحِسَابٍ مُّبِينٍ ○ (پارہ نمبر ۲۲ سورۃ یٰسین آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ۔ ہم ہیں جو زندہ کریں گے مردوں کو اور لکھتے ہیں جو آگے بھیج چکے اور جو نشان ان کے پیچھے رہے اور ہر چیز کو ہم نے گن کر رکھا ہوا ہے نامہ اعمال میں۔

فائدہ۔ موت کے بعد ایک چھپی حیات ہے جو قبر کے اندر ہوتی ہے اور ایک ظاہری اور کھلی حیات ہے جو کہ حشر میں ہوگی اہل السنۃ والجماعۃ دونوں کو مانتے ہیں۔

(۲۳)۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ۝ (پارہ نمبر ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۷)
ترجمہ۔ اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا جو شخص قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راہ چلنے کی اور جو نہ مانے تو پھر اللہ بے پرواہ ہیں جہان والوں (لوگوں) سے۔
فائدہ۔ جو شخص گھر کے خرچ کے علاوہ بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت یعنی وسائل سفر رکھتا ہو تو اس پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ حج کا انکار کرنا کفر ہے۔

(۲۴)۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ (پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۴۸)
ترجمہ بے شک اللہ نہیں بخشیں گے اپنے ساتھ شرک کو اور بخش دیں گے اس سے نیچے کے گناہ جن کے چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا۔
فائدہ۔ یعنی مشرک کبھی نہیں بخشا جائے گا اس کی سزا دائمی جہنم ہے البتہ شرک سے نیچے جو گناہ ہیں صغیرہ ہوں یا کبیرہ وہ سارے قابل مغفرت ہیں اللہ تعالیٰ جس کی بخشش چاہتے ہیں صغیرہ کبیرہ گناہ معاف کر دیتے ہیں عذاب دے کر یا بلا عذاب دیئے۔

(۲۵)۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيْمٌ ۝ (پارہ نمبر ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۲)
ترجمہ ہرگز نہ حاصل کر سکو گے نیکی میں کمال جب تک نہ خرچ کرو اپنی پیاری چیز سے کچھ اور جو چیز خرچ کرو گے سو اللہ کو معلوم ہے۔

فائدہ۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں عمدہ سے عمدہ چیز خرچ کرنی چاہئے۔

(۲۶)۔ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لَّذِكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَلَىٰ مَا رَزَقْنٰهُمْ مِّنْ بَهِيمَةٍ اَلْاَنْعَامِ فَاِلٰهَهُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهُ اَسْلِمُوْا ۝ (پارہ نمبر ۷ سورۃ الحج آیت نمبر ۳۴)
ترجمہ۔ اور ہر امت کے واسطے ہم نے مقرر کر دی ہے قربانی کہ یاد کریں اللہ کا نام جانوروں کے ذبح پر جو اللہ نے ان کو دیئے سو اللہ تمہارا ایک اللہ ہے سو اسی کے حکم میں رہو۔

فائدہ۔ اللہ کی نیاز کے طور پر جانور قربان کرنا ہر دین میں عبادت قرار دیا گیا اگر یہ عبادت غیر اللہ کے نام پر کی جائے تو یہ شرک ہو جائیگا موصدا کا کام یہ ہے کہ قربانی صرف اسی خدا کے لئے کرے جس کے نام پر قربان کرنے کا تمام شرائع میں حکم رہا ہے اس کے حکم سے باہر نہ ہو

(۲۷)۔ اِنَّهٗ لَفَرَاْنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَا يَمَسُّهٖ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ (پارہ نمبر ۲۷ سورۃ واقعه آیت نمبر ۷۷ تا ۷۹)

ترجمہ۔ بے شک یہ قرآن ہے عزت والا لکھا ہوا ہے ایک پوشیدہ کتاب میں اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں۔

فائدہ۔ اس قرآن کو نہ چھوئیں مگر پاک لوگ یعنی بغیر وضو کے اسکو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

(۲۸)۔ الشَّيْطٰنُ يَعِدُّكُمْ اِلْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ يَعِدُّكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۶۸)

ترجمہ۔ شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگ دستی کا اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا اور اللہ وعدہ دیتا ہے تم کو اپنی بخشش اور فضل کا اور اللہ بہت کثاش والا ہے سب کچھ جانتا ہے۔
فائدہ۔ جب کسی کے دل میں خیال آئے کہ اگر خیرات کرونگا تو مفلس رہ جاؤں گا اور حق تعالیٰ کی تاکید سن کر بھی دل چاہے کہ مال خرچ نہ کرے اور اللہ کے وعدہ فضل سے اعراض کر کے وعدہ شیطانی پر طبیعت کا میلان ہو تو اس کو یقین کر لینا چاہیے کہ یہ پورا مضمون شیطان کی طرف سے ہے اور اگر یہ خیال آوے صدقہ خیرات سے گناہ بخشے جائیں گے اور مال میں بھی ترقی اور اضافہ ہوگا تو اس کو یقین کر لینا چاہیے کہ یہ مضمون اللہ کی طرف سے ہے اور خدا کا شکر کرے اور اللہ کے خزانے میں کمی نہیں وہ سب کے ظاہر و باطن نیت عمل کو خوب جانتا ہے۔

(۲۹)۔ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (پارہ نمبر ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ۔ تو کہہ دے یا اللہ مالک سلطنت تو سلطنت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور سلطنت چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے اور عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ذلیل کرتا ہے جس کو چاہتا ہے تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔
فائدہ۔ اسلام نام ہے تسلیم و انقیاد کا یعنی بندہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے اور خدا تعالیٰ کی تابعداری کرے۔

(۳۰)۔ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَهُمْ صَابِرِينَ (پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۳۵)

ترجمہ: بے شک منافق ہیں سب سے نیچے درجے میں دوزخ کے اور ہرگز نہ پاوے گا تو ان کے لیے کوئی مددگار۔

فائدہ: آیت میں منافقین کا ٹھکانہ بتایا گیا ہے کہ ان کا ٹھکانہ جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہوگا اور وہاں ان کا کوئی حامی و ناصر نہیں ہوگا جو ان کو اس سزا سے بچا سکے۔

(۳۱)۔ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

(پارہ نمبر ۲۲۔ سورۃ احزاب آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ: تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور محنت جھیلنے والے مرد اور محنت جھیلنے والی عورتیں اور ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد اپنی شرمگاہوں کی اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی

عورتیں تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان کے واسطے معافی اور ثواب بڑا۔

فائدہ نمبر: آیت میں عورتوں کی دل جوئی اور ان کے اعمال کی مقبولیت کا خصوصی ذکر فرمایا گیا ہے اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبولیت اور فضیلت کا دار و مدار اعمال صالحہ اور اطاعت خدا پر ہے اس میں مرد و زن میں کوئی امتیاز نہیں۔

نمبر ۲۔ قرآن کریم کے عام احکام میں عموماً خطاب مردوں کو کیا گیا ہے عورتیں اس میں ضمناً شامل ہیں۔ اس میں اشارہ ہے کہ عورتوں کے تمام معاملات تستر اور پردہ پوشی پر مبنی ہیں اس میں ان کا اکرام و اعزاز ہے۔

۳۲۔ سورۃ قریش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا يَلَافِ قُرَيْشٍ (۱) إِلْفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ (۲) فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ (۳) الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ (۴)

ترجمہ: قریش کو مانوس کرنے کے لیے ان کو سردی اور گرمی کے اسفار سے مانوس کرنے کے لیے۔ پس چاہیے کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف میں ان کو امن عطاء کیا۔

۳۳۔ سورۃ الماعون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْذِّنِّ (۱) فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ (۲) وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ (۳) قَوْلٌ لِلْمُصَلِّينَ (۴) الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (۵) الَّذِينَ هُمْ يُرْأَوْنَ (۶) وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (۷)

ترجمہ: کیا تو نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے۔ وہ ایسا آدمی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دلاتا۔ پس ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں، جو دکھلاوا کرتے ہیں اور معمولی استعمال کی چیزیں مانگنے پر نہیں دیتے۔

۳۴۔ سورۃ الکوتر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (۱) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (۲)

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ (۳)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی ہے۔ لہذا اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔ بلاشبہ آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہوگا۔

۳۵۔ سورۃ الکافرون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ يَا أَهْلَ الْكَافِرُونَ (۱) لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ (۲) وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ (۳) وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ (۴) وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ (۵) لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (۶)

ترجمہ: کہہ دیجیے: اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور تم اس کی عبادت نہیں کرتے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور میں اس کی عبادت کرنے والا نہیں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور جس کی عبادت میں کرتا ہوں، تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

۳۶۔ سورة النصر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ (1) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا (2) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (3)

ترجمہ: جب اللہ کی مدد آپہنچی اور فتح ہوگئی۔ اور آپ نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجیے اور اس سے بخشش طلب کیجیے بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۳۷۔ سورة اللم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَّتْ يُدَا أَيْ لَهَبٍ وَتَبَّ (1) مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ (2) سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذَا تَلَهَّبَ (3) وَأَمْرَاتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ (4) فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ (5)

ترجمہ: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔ اس کا مال اور جو اس نے کمایا تھا اس کے کسی کام نہ آیا۔ وہ عنقریب شعلوں والی آگ میں گرے گا۔ اور اس کی بیوی، لکڑیاں اٹھانے والی، اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے۔

۳۸۔ سورة الإخلاص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (1) اللَّهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (3) وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (4)

ترجمہ: کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے اس کو جنا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

۳۹۔ سورة الفلق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (3) وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (5)

ترجمہ: کہہ دیجیے: میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور اندھیرے کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

۴۰۔ سورة الناس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) إِلَهِ النَّاسِ (3) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (6)

ترجمہ: کہہ دیجیے: میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ جو لوگوں کا بادشاہ ہے۔ لوگوں کا معبود ہے، چھپ چھپ کر وسوسے ڈالنے والے کے شر سے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جو جنوں میں سے بھی ہے اور انسانوں میں سے بھی۔

حدیث واحد کی دو قسمیں ہیں۔

- 1- حدیث مقبول
 - 2- حدیث غیر مقبول
 - 1- حدیث مقبول
- وہ حدیث ہے جو قابل قبول ہو۔ حدیث مقبول کی تین قسمیں ہیں

- 1- حدیث صحیح
- 2- حدیث حسن
- 3- حدیث مرسل
- 1 حدیث صحیح

وہ حدیث ہے جس کے تمام رواۃ عادل ہوں۔ اچھے حافظے والے ہوں اور ان کی روایت ان سے زیادہ ثقہ راویوں کے مخالف نہ ہو۔

2 حدیث حسن

وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی حدیث صحیح کی طرح ہوں۔ البتہ انکا حافظہ نسبتاً کمزور ہو

3 حدیث مرسل

یہ وہ حدیث ہے جس کو صحابی، تابعی یا تبع تابعی کسی واسطے سے سنے اور آگے حدیث کو نقل کرتے وقت اس واسطے کا ذکر نہ کرے۔ بلکہ یوں کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

(اصول حدیث)

حدیث کی تعریف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں اسکو خبر بھی کہتے ہیں۔

فائدہ:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد کو قول، عمل کو فعل اور حضور ﷺ کے سامنے کوئی صحابی عمل کرتا اور آپ ﷺ خاموش رہتے تو اس کو تقریر کہتے ہیں۔

حدیث کی قسمیں:

راویوں کی تعداد کے لحاظ سے حدیث کی دو قسمیں ہیں۔

- 1- حدیث متواتر (خبر متواتر)
- 2- حدیث واحد (خبر واحد)

1 حدیث متواتر:

حدیث متواتر وہ حدیث ہے جس کو نقل کر نیوالے ہر دور میں اتنے زیادہ ہوں۔ جن کا عموماً جھوٹ پر جمع ہونا ناممکن ہو۔

2 حدیث واحد:

حدیث واحد وہ حدیث ہے جس کو نقل کر نیوالے ہر دور میں یا کسی ایک دور میں حدیث متواتر کو نقل کر نیوالوں سے کم ہوں۔

2 حدیث غیر مقبول:

یہ حدیث ہے جو ناقابل قبول ہو۔ پھر اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔

1- حدیث موضوع

2- حدیث ضعیف

1 حدیث موضوع

یہ حدیث ہے جو کسی نے خود گھڑ کر اس کی نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف کر دی ہو۔

2 حدیث ضعیف

یہ حدیث ہے جس میں حدیث صحیح اور حسن کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں۔

سنت

سنت کا لغوی معنی:

سنت وہ راستہ ہے جس پر لوگ چلتے آئے۔ حتیٰ کہ وہ بعد والوں کے لیے طریقہ بن جاتا ہے۔

اصطلاحی معنی:

شریعت میں حضور ﷺ کے قابل اتباع قول، فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفاء راشدین کے افعال بھی سنت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت کی طرح ان کی سنت پر بھی عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت عرابضؓ بن ساریہ فرماتے ہیں کہ

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اور آپ ﷺ نے ایسا عمدہ وعظ فرمایا۔ جس سے آنکھیں بہنے لگیں اور دل کا پٹنہ لگے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو جانے (الوداع کہنے) والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے۔ تو آپ ﷺ ہمیں کچھ وصیت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور امیر کی اطاعت کرتے رہنا۔ اگرچہ وہ غلام ہی کیوں نہ ہو جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا۔ وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ پس تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا اور اس کو گرہ لگا کر ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ کر رکھنا اور دین میں نئی پیدا ہونے والی چیزوں سے بچنا۔ اس لیے کہ دین میں ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: ہر سنت حدیث ہے۔ مگر ہر حدیث سنت نہیں۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا اور حدیث پر عمل کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اس لیے کہ بعض احادیث ایسی ہیں جن پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ جیسے حدیث معراج۔

اور بعض احادیث میں ایسے اعمال و افعال کا ذکر ہے جو حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہیں۔ اور امتی کے لیے جائز نہیں جیسے گیارہ نکاح اور بعض احادیث میں ایسے اعمال و افعال کا ذکر ہے جو کسی وقتی ضرورت کے تحت فرمائے تھے۔ جیسے بیان جواز کے لیے یعنی یہ بتانے کے لیے کہ بوقت ضرورت یہ عمل کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے ضرورت کے وقت کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔

بعض احادیث میں ایسے اعمال و افعال کا ذکر ہے جو اب منسوخ ہو چکے ہیں جیسے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، اس لیے نبی کریم ﷺ نے سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے ہم اپنے آپ کو اہل السنۃ والجماعۃ کہلاتے ہیں اہل حدیث نہیں۔

چالیس احادیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ O

حدیث نمبر 1

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَ كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَ شَهِيدًا O (مشکوٰۃ کتاب العلم)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت میں سے جو شخص دین کے بارے میں چالیس حدیثیں یاد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن فقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔ اور میں قیامت کے دن اس کے لیے سفارش کروں گا اور گواہی دوں گا۔

حدیث نمبر 2

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ O (بخاری باب کیف كان بدء الوحی)
ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

حدیث نمبر 3

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ O (مسند ابی یعلیٰ موصلی ص ۶۵۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

حدیث نمبر 4

مَنْ صَلَّى عَلَىَّ عِنْدَ قَبْرِی سَمِعْتُهُ وَ مَنْ صَلَّى عَلَیَّ نَائِيًا أُبَلِّغْتُهُ
اخرجه ابو الشیخ بحوالہ فیض الباری ج ۶ ص ۴۸۸
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر میری قبر کے قریب درود پڑھے میں اسے خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 5

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (ابوداؤد کتاب الفتن)
ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

حدیث نمبر 6

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمْ أَقْتَدَيْتُمْ إِهْتَدَيْتُمْ (مشکوۃ باب مناقب الصحابه)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

حدیث نمبر 7

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيهِ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ (ابن ماجہ باب فضل العلماء)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عبادت کرنے والوں (عابدین) سے بھاری ہے۔

حدیث نمبر 8

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِفَاءٍ جُرٍّ (مصنف ابن ابی شیبہ باب من كان ينور بها الخ....)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز کو خوب روشنی میں پڑھو، کیونکہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

حدیث نمبر 9

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ (بخاری باب الابراد بالظهر في شدة الحر)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے اثر سے ہے۔

حدیث نمبر 10

عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ يَبْضَاءُ نَفِئَةً - (ابو داؤد باب في وقت صلاة العصر)

ترجمہ: حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کو مؤخر کیا کرتے تھے تا آنکہ سورج صاف اور سفید ہوتا۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے۔

حدیث نمبر 14

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَ تَهْ لَه قِرَاءَةً (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۴ ج ۱ باب من کره القراءة خلف الامام)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ آدمی جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قراءۃ اس (مقتدی) کی قراءۃ شمار ہو گی۔

حدیث نمبر 15

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ أَمِينَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ الْحَدِيثُ۔

(مسند ابی داؤد الطیالسی جزء ۲۴ ص ۱۳۸ رقم الحدیث ۱۰۲۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آواز سے آمین کہا۔

حدیث نمبر 11

عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ بِلَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُثْنِي الْأَذَانَ وَيُثْنِي الْإِقَامَةَ

(مصنف عبد الرزاق باب بدء الاذان)

ترجمہ: حضرت اسود فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان اور اقامت کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 12

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

(سنن النسائي باب موضع الإبهامين ثم الرفع)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع فرمائی تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کی لو کے برابر پہنچ گئے۔

حدیث نمبر 13

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ (ابو داؤد باب وضع اليمنى على اليسرى فى الصلاة)

حدیث نمبر 16

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْ وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ (ترمذی باب رفع الیدین عند الركوع ج ۱ ص ۵۹ نسائی ج ۱۶۱ باب الرخصة فی ترک ذالک)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی اور شروع (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ کہیں رفع یدین نہیں کیا۔

حدیث نمبر 17

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا۔۔۔ (باب قیام النبی باللیل فی رمضان)

وغیرہ بخاری ص ۱۵۴ ج ۱۔ ومسلم ص ۲۵۴ ج ۱ باب صلوة اللیل الخ) ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے پہلے چار رکعتیں پڑھتے

پس کچھ نہ پوچھو وہ کتنی حسین اور طویل ہوتیں تھیں پھر چار رکعتیں اور پڑھتے پس کچھ نہ پوچھو کہ وہ کتنی حسین اور لمبی ہوتیں تھیں پھر تین رکعتیں (وتر کی) پڑھتے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ تہجد کی آٹھ رکعت سنت ہیں اور وتر تین سنت ہیں۔

حدیث نمبر 18

عَنْ أَبِي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ۔ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ۔ (باب کیف الوتر ثلاث، نسائی ص ۲۴۸ ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلى اور دوسری رکعت میں قل يا ايها الكافرون اور تیسری رکعت میں قل هو الله احد پڑھا کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے۔

حدیث نمبر 19

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيْ وَتَرٍ (نسائی ص ۲۴۸ ج ۱۔ باب کیف الوتر ثلاث، موطا امام محمد ص ۱۵۱ باب السلام فی الوتر) ترجمہ: حضرت سعد بن ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو بتایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں (کے درمیان) میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

حدیث نمبر 20

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى النَّاسَ - (وَفِي نُسَخَةٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ) أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ رُكْعَةً وَأَوْتَرَ بِثَلَاثَةٍ - اسنادہ حسن ورواہ ثقاہ - (تاریخ جرجان للسمی ص ۴۲ طبع بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو 24 رکعتیں اور تین و تر نماز پڑھائی۔

حدیث نمبر 21

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رُكْعَةً وَالْوُتْرَ (مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ص ۲۸۶ ج ۲) باب کم یصلی فی رمضان من رکعة

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعتیں (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر 22

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ يَصُومُونَ النَّهَارَ

وَلَا يُحْسِنُونَ أَنْ يَقْرَأُوا فَلَوْ قَرَأَتِ الْقُرْآنَ عَلَيْهِمْ بِاللَّيْلِ - فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا شَيْئٌ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ وَلَكِنَّهُ أَحْسَنُ فَصَلَّى بِهِمْ عِشْرِينَ رُكْعَةً -

(مسند احمد بن منيع بحوالہ اتحاف الخيرة المهرة للبوصيري ج ۲ ص ۳۲۴ رقم الحديث ۲۳۹۰ باب في قيام رمضان الخ)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو رات کے وقت نماز (تراویح) پڑھایا کریں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور قرآن اچھا پڑھنا نہیں جانتے اے کاش تم رات کے وقت ان کو قرآن سناتے۔ ابی بن کعب نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین یہ ایک ایسی چیز ہے جو پہلے نہیں ہوئی۔ فرمایا یہ تو مجھے معلوم ہے لیکن یہ بہت اچھی چیز ہے چنانچہ ابی بن کعب نے لوگوں کو بیس رکعتیں (تراویح) پڑھائیں۔

حدیث نمبر 23

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ (وَفِي رِوَايَةٍ كُنَّا نَقُومُ فِي زَمَانِ عُمَرَ) بِعِشْرِينَ رُكْعَةً (وَالْوُتْرَ) اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند ابن الجعد ص ۴۱۳ رقم الحديث ۲۸۲۵ معرفة السنن والآثار للبيهقي ص ۴۲ ج ۴ رقم الحديث ۵۶۵۹ سنن كبرى بيهقي ص ۴۹۶ ج ۲ باب ماروی فی عدد ركعات القيام فی شهر رمضان)

لَمْ يَسْتَطِعْ فِقْلَهُ وَ ذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ (مسلم باب كون النهي عن المنكر من الايمان ص ۵۱ ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے برائی دیکھے پس وہ اس برائی کو ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر زبان سے روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل میں برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

حدیث نمبر 27

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مُخُ الْعِبَادَةِ وَفِي رِوَايَةٍ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ترمذی کتاب الدعوات ص ۱۷۵ ج ۲ ابن ماجہ ص ۲۷۱ باب فضل الدعاء)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے اور ایک روایت میں ہے کہ دعا عبادت ہے۔

حدیث نمبر 28

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ (ابن ماجہ ص ۷ باب فی الايمان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیا ایمان کا بہت بڑا حصہ ہے۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان المبارک کے مہینہ میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 24

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا (فی الاضحی و الفطر) تَكْبِيرُهُ عَلَى الْجَنَائِزِ (ابوداؤد باب التكبير فی العیدین)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز (کی ہر رکعت) میں جنازہ کی طرح چار تکبیرات کہا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 25

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (مسلم ص ۱۷۵ ج ۱ باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

حدیث نمبر 26

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ يَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَإِنْ

حدیث نمبر 29

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری ص ۳۳۰/۱ باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

حدیث نمبر 30

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ (بخاری ص ۶۱/۱ باب المسلم من مسلم المسلمون من لسانه ويده)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

حدیث نمبر 31

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَوْ فِرُوا أَلْحَى وَاحْفَظُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ قَبِضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَّلَ أَخَذَهُ (بخاری ص ۸۷۵ ج ۲ باب تقليم الاظفار)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو؛ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ اور حضرت ابن عمر حج یا عمرہ کرتے تو ایک مٹھی سے زائد داڑھی کو کاٹ لیتے تھے۔

حدیث نمبر 32

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ (مجمع الزوائد باب فيمن يستره الله فيفضح نفسه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ہر آدمی کو معافی مل سکتی ہے سوائے اس آدمی کے جو اعلانِ گناہ کرتا ہے۔

حدیث نمبر 33

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صَوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ (ابو داؤد ص ۲۱۸ ج ۲ باب في الصور كتاب اللباس)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

حدیث نمبر 34

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ (شعب الایمان ج ۵ ص ۳۹۳)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آنکھ کا زنا دیکھنا (بد نظری) ہے۔

حدیث نمبر 35

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابو داؤد ص ۲۰۳/۲ باب ماجاء فی الاقبيّة كتاب اللباس)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔

حدیث نمبر 36

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (ابو داؤد ج ۱ ص ۲۱۲ باب فی ثواب قراءة القرآن كتاب الصلوة)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

حدیث نمبر 37

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ (ترمذی ص ۶۴/۲ باب ماجاء ان المرء مع من احب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

حدیث نمبر 38

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۹۹)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

حدیث نمبر 39

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدِّينَ (مسند ابی عوانة ص ۷۷ ج ۴ باب ثواب من يضرب بسيفه في سبيل الله)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوائے قرض کے شہید کے ہر گناہ کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جسم، اعضاء جسم (جیسے ید، وجہ، ساق، انگلیاں وغیرہ) اور لوازم جسم (جیسے کھانے، پینے، نیز اترنے، چڑھنے اور دوڑنے وغیرہ) سے بھی پاک ہیں قرآن وحدیث میں جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف اعضاء جسم یا مخلوق کی صفات کی نسبت ہے، وہاں ظاہری معانی بالاتفاق مراد نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کی تعبیرات ہیں۔ پھر سلف یعنی متقدمین کے نزدیک وہ صفات تشابہات میں سے ہیں انکی حقیقت اور مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ جبکہ خلف یعنی متاخرین کے نزدیک ان کی حقیقت و مراد درجہ ظن میں معلوم ہے۔ جیسے ید سے مراد قدرت اور اترنے سے مراد رحمت کا متوجہ ہونا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ (ترمذی ص ۱۹۰ ج ۲ کتاب الدعوات)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو آدمی ان کو یاد کر لے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ وہ یہ ہیں۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ
الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُنِذِلُ
السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ
الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ الْمُمِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ
الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ
الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِي الْمُعِيدُ الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ
الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ
الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمَتَعَالَى أَبَرُ التَّوَابِ الْمُتَّقِمُ الْعَفْوُ الرَّؤُفُ مَالِكُ
الْمُلْكِ ذُو الْحَلَالِ وَالْأَكْرَامِ الْمُفْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنَى الْمَغْنَى الْمَانِعُ الضَّارُّ
الْنَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ

(۳) صدق باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کا کلام سچا اور واقع کے مطابق ہے اور اسکے خلاف عقیدہ رکھنا بلکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہم رکھنا بھی کفر ہے۔

(۴) وسعت قدرت باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ اپنے کئے ہوئے فیصلوں کے تبدیل کرنے پر قادر ہیں اگرچہ وہ اپنے فیصلوں کو بدل لیتے نہیں۔

(۵) تقدیر باری تعالیٰ:

اس عالم میں جو کچھ ہوتا ہے یا ہوگا وہ سب کچھ ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ہر چیز کو پیدا فرماتے ہیں۔ تقدیر علم الہی کا نام ہے نہ کہ امر الہی کا۔

(۶) حقیقت نبوت:

نبی ایسے انسان کو کہتے ہیں جو مبعوث من اللہ، معصوم عن الخطاء اور مفروض الاتباع ہو، یعنی وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو، صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہو اور اسکی تابعداری کرنا فرض ہو۔ ان صفات کو انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کسی انسان کے لئے ثابت کرنا، اگرچہ اس کے لیے نبی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے کفر ہے۔

نوٹ: نبی ہمیشہ مرد ہوتا ہے عورت نبی نہیں بن سکتی اور جنات کے لیے بھی انسان ہی نبی ہوتا ہے۔ نبوت وحی چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطاء کرنے سے عطا ہوتی

ہے، اپنی محنت سے عبادت کر کے کوئی شخص نہ نبی بن سکتا ہے اور نہ ہی نبی کے مرتبہ اور مقام کو پہنچ سکتا ہے۔

(۷) صداقت نبوت:

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک جتنے نبی اور رسول آئے سارے برحق اور سچے ہیں۔

(۸) دوام نبوت:

انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد بھی اپنی مبارک قبروں میں اسی طرح حقیقتاً نبی اور رسول ہیں جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں نبی اور رسول تھے۔ البتہ اب باقی تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور قیامت تک کیلئے نجات کا مدار آنحضرت ﷺ کی شریعت پر ہے۔

(۹) ختم نبوت:

آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد عالم دنیا میں کسی بھی قسم کی جدید نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

(۱۰) نزول عیسیٰ علیہ السلام اور آمد مہدی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے، دجال کو قتل کریں گے اور حضور اکرم ﷺ ہی کی شریعت کو نافذ

فائدہ:

رسل بشر رسل ملائکہ سے افضل ہیں اور رسل ملائکہ باقی تمام فرشتوں اور انسانوں سے افضل ہیں، اور عام فرشتے عام انسانوں سے افضل ہیں۔

(۱۳) جنات:

اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو آگ سے پیدا فرمایا ہے جن کو جنات کہتے ہیں۔ ان میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی اور جنات بھی انسانوں کی طرح احکام شریعت کے مکلف ہیں اور مرنے کے بعد انسانوں کی طرح ان کو بھی عذاب و ثواب ہوگا اور جنات میں کوئی نبی نہیں ہے۔

(۱۴) کتب سماویہ:

جس زمانے میں جس نبی پر جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی وہ برحق اور سچی تھی، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داود علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا، البتہ باقی کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں اور اب قیامت تک کے لیے کتب سماویہ میں سے واجب الاتباع اور نجات کا مدار صرف قرآن کریم ہے۔

(۱۵) صداقت قرآن:

سورۃ فاتحہ سے لیکر والناس تک قرآن کریم کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اس میں ایک بھی لفظ کے انکار یا تحریف کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

کریں گے۔ حضرت مہدی حضور اکرم ﷺ کی امت میں پیدا ہوں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کریں گے۔ اور حضرت عیسیٰ کی زندگی میں ہی وفات پا جائیں گے۔

فائدہ: عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام و آمد مہدی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ نبی ہیں مگر قیامت کے قریب آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے، اور حضرت مہدی کی تو پیدائش ہی بحیثیت امتی ہوگی۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے۔

(۱۱) حیات انبیاء علیہم السلام:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی مبارک قبروں میں اپنے دنیاوی جسموں کے ساتھ بعلق روح بغیر مکلف ہونے اور بغیر لوازم دنیا کے زندہ ہیں اور مختلف جہتوں کے اعتبار سے اس حیات کے مختلف نام ہیں۔ جیسے حیات دنیوی، حیات جسمانی، حیات حسی، حیات برزخی، حیات روحانی۔

(۱۲) ملائکہ:

اللہ تعالیٰ نے ان کو نور سے پیدا فرمایا ہے یہ ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مرد اور نہ ہی عورت ہیں۔ جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر کیا ہے ان کو سر انجام دیتے رہتے ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ البتہ ان میں حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور عزرائیل علیہم السلام مقرب اور مشہور ہیں۔

سلام کو فرشتے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔

(۲۰) فضیلت و زیارتِ روضہ اطہر:

زمین کا وہ حصہ جو آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک کو مس کیے ہوئے ہے کائنات کے سب مقامات حتیٰ کہ کعبہ، عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے۔

فائدہ: روضہ اطہر کی زیارت کے وقت آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا روضہ اطہر کی زیارت کے آداب میں سے ہے۔ اور اسی حالت میں دعا مانگنا بہتر اور مستحب ہے۔

(۲۱) سفر مدینہ منورہ:

سفر مدینہ منورہ کے وقت روضہ پاک، مسجد نبوی اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی نیت کرنا افضل اور باعثِ اجر و ثواب ہے۔ البتہ خالص روضہ پاک کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے۔

(۲۲) مسئلہ استشفاع:

آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا کہ حضرت! آپ میری مغفرت کی سفارش فرمائیں، جائز ہے۔

(۲۳) عظمتِ انبیاء علیہم السلام:

کائنات کی تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ مرتبہ اور مقام حضراتِ انبیاء علیہم السلام کا ہے اور انبیاء علیہم السلام میں سے بعض بعض سے افضل ہیں اور حضور

(۱۶) عذابِ قبر:

موت کے بعد اس دنیا والی قبر میں منکر تکبیر کا سوال و جواب اور اس کے بعد جسم یا ذراتِ جسم اور روح (یعنی دونوں) کو ثواب یا عذاب ہونا برحق ہے۔

(۱۷) آخرت:

(الف) دنیا میں کیے ہوئے اچھے اور برے اعمال کی جزا و سزا کے لیے تمام انسانوں کا میدانِ محشر میں جمع ہونا۔

(ب) اعمال کا حساب و کتاب ہونا

(ج) پل صراط سے گذرنا

(د) انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کا شفاعت کرنا

(ه) نیک لوگوں کا جنت اور برے لوگوں کا جہنم میں جانا

(و) اس کے بعد غیر متناہی زندگی کا شروع ہونا برحق ہے۔

(۱۸) عرضِ اعمال:

حضور ﷺ پر روضہ مبارک میں امت کے اچھے اور برے اعمال اجمالی طور پر پیش ہوتے ہیں۔ (تحریر الخصاص الکبریٰ للسیوطی ص ۴۹۱ ج ۲ و تحریرات حدیث ص ۵۴۷۔ وفاء الوفا لسمو دی ص ۱۸۰ ج ۴)

(۱۹) سماعِ صلوٰۃ و سلام:

آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس پڑھے جانے والے صلوٰۃ و سلام کو بنفس نفیس سنتے اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اور دور سے پڑھے جانے والے صلوٰۃ و

کا ذکر کرنا نہایت پسندیدہ اور مستحب ہے۔

(۲۷) انبیاء علیہم السلام کی نیند:

نیند کی حالت میں انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں تو سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ اس لیے ان مبارک ہستیوں کا خواب بھی وحی کے حکم میں ہے۔ اور نیند کے باوجود ان حضرات کا وضو باقی رہتا ہے۔

(۲۸) حقیقتِ معجزہ:

معجزہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور اس میں نبی کے اختیار کو دخل نہیں ہوتا۔ اس لیے معجزے کو شرک کہہ کر معجزے کا انکار کرنا یا معجزے سے دھوکہ کھا کر انبیاء علیہم السلام کے لیے مختارِ کل اور قادرِ مطلق ہونے کا عقیدہ رکھنا دونوں غلط ہیں۔

(۲۹) معجزاتِ انبیاء علیہم السلام:

انبیاء علیہم السلام کے معجزات (مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور آنحضرت ﷺ کا حالت نماز میں پشت کی جانب سے سامنے کی طرح دیکھنا وغیرہ) برحق ہیں۔

(۳۰) توہینِ رسالت:

انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی شان میں کسی بھی طرح کی گستاخی و بے ادبی کرنا یا گستاخی اور بے ادبی کو جائز سمجھنا کفر ہے، مثلاً آپ ﷺ کے لیے صرف اتنی سی فضیلت کا قائل ہونا جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہے، کفر اور بے دینی ہے۔

اکرم ﷺ تمام انبیاء سے افضل اور اعلیٰ اور تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔

(۳۱) عظمتِ علومِ نبوت:

ہر نبی اپنے زمانے میں شریعتِ مطہرہ کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے، اور ہر نبی کو لوازمِ نبوت علوم بتا مہا عطا ہوتے ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ چونکہ اولین و آخرین کے نبی ہیں اس لیے حضور اکرم ﷺ کو اولین و آخرین کے اور تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا کیے گئے۔

(۳۲) صلوٰۃ و سلام:

آنحضرت ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا آپ ﷺ کا حق اور نہایت باعثِ اجر و ثواب ہے اور کثرت کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھنا حضور ﷺ کے قرب اور شفاعت کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور افضل درود شریف وہ ہے جس کے لفظ بھی آپ ﷺ سے منقول ہوں۔ سب سے افضل درود درودِ ابراہیمی ہے۔

فائدہ:

زندگی میں ایک مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا فرض ہے اور جب مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک آئے تو ایک دفعہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔

(۳۳) ذکرِ رسول ﷺ:

وہ تمام حالات و واقعات جن کا آنحضرت ﷺ سے ذرا بھی تعلق ہے۔ ان

(۳۱) توہینِ علمِ نبوت:

اس بات کا قائل ہونا کہ فلاں شخص کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے، یا علومِ نبوت یعنی علمِ دین کو باقی علوم و فنون کے مقابلے میں گھٹیا سمجھنا، یا علمائے دین کی بوجہ علمِ دین تحقیر کرنا کفر ہے۔

(۳۲) مقام صحابہ رضی اللہ عنہم:

انبیاء علیہم السلام کے بعد انسانوں میں سب سے اعلیٰ ترین درجہ بترتیب ذیل

۱۔ خلفاء راشدین: علی ترتیب الخلافۃ

۲۔ عشرہ مبشرہ

۳۔ اصحاب بدر

۴۔ اصحاب بیعت رضوان

۵۔ شرکاء فتح مکہ

۶۔ وہ صحابہ جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے،

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے۔ اور قرآن کریم میں اہل ایمان کی جس قدر صفات کمال کا ذکر آیا ہے۔ ان کا اولین اور اعلیٰ ترین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

(۳۳) معیارِ حق و صداقت:

پوری امت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معیارِ حق و صداقت ہیں۔ یعنی جو عقائد اور مسائل صحابہ رضی اللہ عنہم کے عقائد اور مسائل کے مطابق ہوں، وہ حق ہیں اور جو ان کے مطابق نہ ہوں، وہ باطل اور گمراہی ہیں۔

(۳۴) حب صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم:

صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کی علامت ہے اور صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم، دونوں سے بغض یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے محبت اور دوسرے کے ساتھ بغض، رسول اللہ ﷺ سے بغض کی علامت و گمراہی ہے۔

(۳۵) عفتِ امہات المؤمنین:

حضور ﷺ کے اہل بیت، جن کا اولین مصداق امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن ہیں، کو پاکدامن اور صاحبِ ایمان ماننا ضروری ہے۔

(۳۶) خلافتِ راشدہ موعودہ:

آیتِ استخلاف میں جس خلافت کا وعدہ ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئی لہذا دورِ خلافتِ راشدہ سے مراد خلفاء اربعہ (چار خلفاء) رضی اللہ عنہم کا دور ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت، خلافتِ عادلہ ہے۔

(۳۷) مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم:

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب تھا اور ان کے مخالف خطا پر تھے، لیکن یہ خطا، خطاِ عنادی نہ تھی بلکہ خطاِ اجتہادی تھی اور خطاِ اجتہادی پر طعن اور ملامت جائز نہیں بلکہ سکوت واجب ہے، اور اس پر ایک اجر کا حدیث پاک میں وعدہ ہے۔

(۴۲) مسئلہ توسل:

دعا میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد (مثلاً یوں کہنا کہ اے اللہ! فلاں نبی یا فلاں بزرگ کے وسیلہ سے میری دعا قبول فرما) جائز ہے۔ کیونکہ ذوات صالحہ کے ساتھ توسل درحقیقت ان کے نیک اعمال کے ساتھ وسیلہ ہے، اور اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ بالاتفاق جائز ہے۔

(۴۳) معیارِ حق و باطل:

رسول اللہ ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے شروع ہو کر پوری امت میں تسلسل کے ساتھ چلنے والا عقیدہ اور عمل برحق ہے، اور جس عقیدہ اور عمل کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے نہ جڑتا ہو وہ باطل ہے۔

(۴۴) حفاظتِ دین کا مدار:

دین کی حفاظت کا مدار تین چیزوں (قرآن، سنت اور فقہ) پر ہے۔ البتہ کتاب و سنت کی تشریح اور تحقیق کا حق صرف مجتہدین کو ہے۔

(۴۵) اصولِ اربعہ:

دین اسلام کے اعمال و احکام اور جامعیت کیلئے اصول اربعہ یعنی چار اصولوں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ ﷺ (۳) اجماع امت (۴) قیاس شرعی کا ماننا ضروری ہے۔ اور ان اصول اربعہ سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے جس کا انکار حدیث کے انکار کی طرح دین میں تحریف کا بہت بڑا سبب ہے۔

(۳۸) حق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے باہمی اختلاف میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یزید کی حکومت نہ خلافت راشدہ تھی اور نہ خلافت عادلہ، اور یزید کے اپنے عملی فسق سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بری ہیں۔

(۳۹) ثواب و گناہ:

نیکی کا کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کا ذریعہ تب بنتا ہے جب وہ سنت رسول ﷺ اور سنت صحابہ رضی اللہ عنہم کے موافق ہو ورنہ بدعت اور گناہ ہے۔

(۴۰) ولایت:

ولایت کسی چیز ہے، کوئی بھی انسان عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کا ولی بن سکتا ہے۔ اور ولایت کا مدار کشف والہام پر نہیں بلکہ تقویٰ اور اتباع سنت پر ہے۔

(۴۱) کرامات اولیاء:

اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور کرامت چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے، اور اس میں ولی کے اپنے اختیار کو دخل نہیں ہوتا، اس لیے کرامت کو شرک کہہ کر اسکا انکار کرنا یا کرامت سے دھوکہ کھا کر اولیاء اللہ کے لیے اختیارات کا عقیدہ رکھنا، دونوں غلط ہیں۔

غیر متقی سے خرق عادت کام کا صدور استدراج ہے نہ کہ کرامت۔ کرامت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے استدراج شیطان کی طرف سے۔

کریم میں تزکیہ نفس اور حدیث میں لفظ احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۴۹) بیعت:

عقائد و اعمال کی اصلاح فرض ہے جس کے لیے صحیح العقیدہ، سنت کے پابند دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طالب، مجاز بیعت، شیخ طریقت سے بیعت ہونا مستحب بلکہ واجب کے قریب ہے۔

(۵۰) جہاد فی سبیل اللہ:

اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے دشمنان دین سے اللہ کی خاطر مسلح جنگ کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے جو کہ شعائر اسلام، مسلمانوں کے ایمان، مال اور جان کی حفاظت، اسلام کی شان و شوکت، نفاذ دین کا سب سے مؤثر، بڑا ذریعہ اور اعمال شریعت میں سے سب سے افضل عمل ہے۔

(۴۶) اجتہاد و تقلید:

اکمال دین کی عملی صورت مجتہد کا اجتہاد اور مجتہد کے اجتہاد پر عمل یعنی تقلید ہے۔ پس مطلق اجتہاد اور مطلق تقلید ضروریات دین میں سے ہے۔ جس کا انکار کفر ہے۔ البتہ متعین چار ائمہ (امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ، امام مالکؒ، امام محمد بن ادریس شافعیؒ، اور امام احمد بن حنبلؒ) کی فقہ اور تقلید کا انکار کرنا گمراہی ہے۔

فائدہ: چونکہ حق اہل السنۃ والجماعۃ کے مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں بند ہے۔ اس لیے نفس پرستی اور خواہش پرستی کے اس زمانے میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔

نوٹ:

ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔

(۴۷) اعتقادی و اجتہادی اختلاف:

اعتقادی اختلاف امت کے لیے زحمت ہے۔ جبکہ مجتہدین کا اجتہادی اختلاف امت کے لیے رحمت ہے۔ اور مقلدین و مجتہدین دونوں کے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔ مگر درست اجتہاد پر دواجر ہیں۔ اور غلط اجتہاد پر ایک اجر، بشرطیکہ اجتہاد کنندہ میں اجتہاد کرنے کی اہلیت ہو۔

(۴۸) تصوف:

روحانی بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کا نام تصوف ہے، جس کو قرآن

2- فرض کفایہ

ایسا حکم جس کو صرف چند افراد ہی ادا کر لیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔ مثلاً نماز جنازہ

2- واجب

ایسا حکم جو دلیل ظنی سے ثابت ہو بلا عذر چھوڑنے والا گنہگار ہو اور اس کا منکر کافر نہیں بلکہ گمراہ ہوگا مثلاً نماز وتر

3 سنت

ایسا فعل جسے نبی ﷺ نے یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنا عمل بنایا ہو سنت کی دو قسمیں ہیں

(1) سنت مؤکدہ (2) سنت غیر مؤکدہ

1- سنت مؤکدہ

ایسا فعل جسے نبی اکرم ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بلا عذر نہ چھوڑا ہو اس کو جان بوجھ کر چھوڑنے والا گنہگار نہیں ہوگا۔ لیکن حضور ﷺ کی شفاعت سے محروم ہو جائے گا۔ مثلاً فجر اور ظہر کی پہلی سنتیں

2- سنت غیر مؤکدہ

وہ فعل جسے نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اکثر کیا ہو اور کبھی کبھی بلا عذر چھوڑا ہو۔ اسے سنت غیر مؤکدہ کہتے ہیں۔ مثلاً عصر اور عشاء کی پہلی چار سنتیں

فقہ

فقہ کی تعریف:

دین کے فروعی مسائل کو شرعی دلائل سے جاننے کا نام فقہ ہے۔

شرعی دلائل چار ہیں۔

(۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ ﷺ (۳) اجماع امت (۴) قیاس شرعی ان چاروں دلائل سے شرعی احکامات کو ثابت کیا جاتا ہے۔ لیکن ان چاروں دلائل سے مسائل کو ثابت کرنا فقہاء کا کام ہے، عام آدمی کا کام نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آدمی کی ہدایت کیلئے تین چیزیں بنائی ہیں۔

(۱) قرآن کریم (۲) سنت رسول ﷺ (۳) ہدایت یافتہ اشخاص

شریعت کے احکام

1- فرض

ایسا حکم جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا گنہگار ہو اور اس کا منکر کافر ہو مثلاً پانچ وقت کی نمازیں۔ فرض کی دو قسمیں ہیں:

(1) فرض عین (2) فرض کفایہ

1- فرض عین

ایسا حکم جو ہر مسلمان پر فرض ہو اور ہر مسلمان پر اس کو ادا کرنا ضروری ہو۔

مثلاً پانچوں نمازیں، رمضان کے روزے

8- مباح

یہ وہ فعل ہے جس کے کرنے سے نہ ہی گناہ ہوتا ہے اور نہ ہی ثواب مثلاً کھانا، پینا، سونا وغیرہ

طہارت کے احکام

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ O (البقرة)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ کثرت سے توبہ کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں اور خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ O (الحديث)

ترجمہ: جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکیزگی ہے

نجاست

ناپاکی اور گندگی کو کہتے ہیں

اس کی دو قسمیں ہیں

(2) نجاست حکمیہ

(1) نجاست حقیقیہ

1 نجاست حقیقیہ

وہ نجاست جو نظر آنے والی ہو۔ جیسے شراب اور گندگی وغیرہ

2 نجاست حکمیہ

یہ وہ نجاست ہے جو نہ نظر آنے والی ہو جیسے بے وضو ہونے کی حالت

4- مستحب

وہ عمل ہے جس کو نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے گناہ نہیں ہوتا۔ مثلاً نوافل وغیرہ

5- حرام

وہ فعل ہے جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ اس کو بلا عذر کرنا والا گنہگار ہوگا اور اس کو حلال سمجھنے والا کافر ہوگا۔ مثلاً شراب۔ جھوٹ وغیرہ

6- مکروہ تحریمی

وہ فعل ہے جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اور اس کو حلال جاننے والا کافر نہیں بلکہ گمراہ ہوتا ہے مثلاً امام سے پہلے سجدہ یا رکوع کرنا۔

7- مکروہ تنزیہی

وہ فعل ہے جس کا کرنا شریعت میں برا ہو اور اس کا کرنا برا سمجھا جائے اور نہ کرنا بہتر ہو۔ مثلاً نماز کی پہلی رکعت میں ثناء کی بجائے سورہ فاتحہ سے نماز شروع کر دینا۔

نجاست خفیفہ کو زائل کرنے کی دو شرطیں ہیں

1- بدن یا لباس پر جہاں نجاست لگی ہو، اس جگہ سے نجاست اتار لیں۔ 2- جہاں سے نجاست اتاری ہے اس جگہ کو اچھی طرح دھولیں۔

مختلف اشیاء کو دھونے کے مختلف طریقے

جو چیزیں نجاست چوس لیتی ہیں جیسے کپڑے وغیرہ ان کو دھونے میں دو کام کرنے ضروری ہیں:

1- نجاست کو اتار کر تین بار دھونا 2- ہر بار نچوڑنا۔
جو چیزیں نچوڑنے سے نہ نچڑتی ہوں جیسے قالین اور مٹی کے برتن وغیرہ ان کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے:

1- ان کو اچھی طرح تین بار دھوئیں 2- ہر بار خشک کریں۔
جو چیزیں نجاست کو نہیں چوستیں ان کو مٹی وغیرہ سے رگڑ کر صاف کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً جوتا، چمڑا وغیرہ

نجاست حکمیہ کی قسمیں

نجاست حکمیہ کی دو قسمیں ہیں

1- حدث اصغر 2- حدث اکبر

1- حدث اصغر

چھوٹی نجاست کو کہتے ہیں۔ حدث اصغر بے وضو ہو جانے سے لاحق ہو جاتا ہے۔

حدث اصغر کو دور کرنے کے دو طریقے ہیں۔

نجاست حقیقیہ کی قسمیں

نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں

(1) نجاست غلیظہ (2) نجاست خفیفہ

1- نجاست غلیظہ

یہ وہ نجاست ہے جس کی ناپاکی زیادہ سخت ہو اور اس کی بہت تھوڑی مقدار معاف ہو۔

مثلاً شراب، انسان کا پیشاب، پاخانہ، خون، منی نجس ہیں اور مرغی اور مرغابی اور بطخ کی بیٹ بھی نجس ہے اور حرام جانوروں کا پیشاب بھی نجس ہے۔

حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ اگر یہ نجاست بدن یا کپڑوں پر لگ جائے اگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم ہے تو معاف ہے اگر ایک درہم سے زیادہ ہے تو معاف نہیں

2- نجاست خفیفہ

یہ وہ نجاست ہے جس کی ناپاکی قدرے کم ہو۔ جس کی زیادہ مقدار معاف ہو۔ مثلاً

تمام حرام پرندوں کی بیٹ اور تمام حلال جانوروں کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے۔

حکم

اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن کے چوتھائی حصے کے برابر یا اس سے زیادہ لگی ہو تو معاف نہیں اگر چوتھائی حصے سے کم ہو تو معاف ہے۔

- 2- بلی کا جھوٹا پاک ہے۔ لیکن اس سے طہارت حاصل کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔
- 3- چوہا، سانپ اور چھکلی وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے۔
- 4- گدھے اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی پاک تو ہے لیکن اس بات میں شک ہے کہ نہ معلوم اس سے طہارت حاصل ہوتی ہے یا نہیں۔

پانی کے احکام

پانی کی دو قسمیں ہیں

(1) مطلق پانی (2) مقید پانی

1 مطلق پانی (عام پانی)

یہ وہ پانی ہے کہ جب پانی کا لفظ بولا جائے تو فوراً وہی پانی ذہن میں آئے جیسے کنویں کا پانی

2 مقید پانی

یہ وہ پانی ہے کہ جب پانی کا لفظ بولا جائے تو فوراً وہی ذہن میں نہ آئے جسے عرق گلاب وغیرہ

مطلق پانی کی قسمیں

اس کی چار قسمیں ہیں۔

- 1- آسمان سے برسنے والا پانی
- 2- زمین سے نکلنے والا پانی

(1) وضو کرنا (2) اگر پانی استعمال کرنے پر قادر نہ ہو تو تیمم کرنا

2- حدث اکبر

بڑی نجاست کو کہتے ہیں۔ حدث اکبر تین طریقوں سے لاحق ہوتا ہے

1 جنابت

یعنی شہوت کے ساتھ منی اپنی جگہ سے خارج ہو کر جسم سے باہر نکل آئے

2 حیض

یعنی بالغہ عورت کو ہر ماہ آنے والا خون جو کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ

دس دن ہوتا ہے

3 نفاس

یعنی بچے کی ولادت کے بعد آنے والا خون جس کی کم از کم مقدار مقرر نہیں

اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہو سکتا ہے۔

حدث اکبر سے پاک ہونے کے دو طریقے ہیں

1 غسل کرنا

2 اگر پانی استعمال کرنے پر قادر نہ ہو تو تیمم کرنا

جھوٹے کے احکام

جو حکم جاندار کے گوشت کا ہے۔ وہی حکم اس کے پسینے، لعاب اور جھوٹے کا ہے۔

1- انسان اور گھوڑے کا پسینہ، لعاب اور جھوٹا پاک ہے۔

۴۔ مستعمل پانی

جب پانی طہارت حاصل کرنے کی نیت سے یا ثواب کی نیت سے استعمال کیا جائے تو استعمال شدہ پانی مستعمل پانی ہوگا ورنہ نہیں۔ لہذا اگر کوئی محض وضو سکھانے کے لیے کسی کو وضو کر کے دکھائے تو استعمال شدہ پانی مستعمل نہیں بنے گا۔
حکم

اس پانی سے طہارت حاصل کرنا جائز نہیں۔

۵۔ طاہر مشکوک

یہ وہ پانی ہے جو خود پاک ہو لیکن اس بات میں شک ہو کہ نہ معلوم یہ پاک کرتا ہے یا نہیں جیسے گدھے یا خچر کا جھوٹا۔
حکم

اس کے علاوہ کوئی اور پانی موجود نہ ہو تو اس سے وضو، غسل کر لیں اور تیمم بھی کر لیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور پانی موجود ہو تو اس سے طہارت حاصل کرنا مکروہ ہے

۶۔ نجس

یہ وہ پانی ہے جس میں کوئی ناپاک چیز شامل ہو جائے جیسے پانی میں شراب گر جائے۔
حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے طہارت حاصل کرنا جائز نہیں۔

۳۔ سمندر اور دریا کا پانی

۴۔ برف سے پگھلنے والا پانی

حکم کے اعتبار سے مطلق پانی کی قسمیں

حکم کے اعتبار سے مطلق پانی کی چھ قسمیں ہیں۔

۱۔ طاہر مطہر

یہ وہ پانی ہے جو خود پاک ہو اور دوسروں کو پاک کر نیوالا ہو جیسے نہر یا نلکے کا پانی

حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے ہر طرح کی نجاست دور کرنا جائز ہے۔

۲۔ طاہر مطہر مکروہ

یہ وہ پانی ہے جو خود پاک ہو دوسروں کو پاک کر نیوالا ہو۔ لیکن اس سے طہارت حاصل کرنا مکروہ ہو۔ جیسے بلی کا جھوٹا۔

حکم

اس پانی کے علاوہ اگر طاہر مطہر پانی موجود ہو تو اس سے طہارت حاصل کرنا مکروہ ہے۔ اگر صرف یہی پانی ہو تو اس سے بھی طہارت حاصل کرنا مکروہ نہیں۔

۳۔ طاہر غیر مطہر

یہ وہ پانی ہے جو خود پاک ہو۔ لیکن دوسروں کو پاک نہ کرے جیسے مستعمل پانی

۲۔ واجب

کعبہ کا طواف کرنا ہو تو وضو کرنا واجب ہے۔

۳۔ مستحب

اللہ کا ذکر کرنا اور کوئی دینی کتاب پڑھتے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرض ہیں

- 1۔ چہرہ دھونا
- 2۔ کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھونا
- 3۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا
- 4۔ ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا

وضو کی سنتیں

- 1۔ نیت کرنا
- 2۔ بسم اللہ پڑھنا
- 3۔ دونوں ہاتھوں کو دھونا
- 4۔ مسواک کرنا
- 5۔ کلی کرنا
- 6۔ ناک میں پانی ڈالنا
- 7۔ داڑھی کا خلال کرنا
- 8۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا
- 9۔ تمام اعضاء کو تین بار دھونا
- 10۔ پورے سر کا مسح کرنا
- 11۔ کانوں کا مسح کرنا
- 12۔ ترتیب سے وضو کرنا
- 13۔ لگاتار وضو کرنا

وضو کے واجبات

وضو میں کوئی چیز واجب نہیں۔

استنجا کی قسمیں

استنجا کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ فرض

جب پیشاب یا پاخانہ نکلنے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر لگے اور اس کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہو تو استنجا کرنا فرض ہوگا۔

۲۔ واجب

جب پیشاب یا پاخانہ نکلنے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر نجاست ایک درہم کے برابر لگے تو استنجا کرنا واجب ہوگا۔

۳۔ سنت

جب پیشاب یا پاخانہ نکلنے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر ایک درہم سے کم مقدار میں لگے تو استنجا کرنا سنت ہوگا۔

۴۔ بدعت

بغیر کسی وجہ کے استنجا کرتے رہنا، مثلاً ہوا کے خارج ہونے پر استنجا کرنا وغیرہ

وضو کی قسمیں

۱۔ فرض

نماز پڑھنی ہو، نماز جنازہ، سجدہ تلاوت اور قرآن پاک کو ہاتھ لگانے سے

پہلے وضو کرنا فرض ہے۔

2- جسم سے خون نکل کر ایسے حصے کی طرف بہنا شروع کر دے جہاں غسل کرنا فرض ہوتا ہے۔

3- قے کرنا

قے تین قسم کی ہے

- 1- کھانے پینے کی ۲- خون کی ۳- بلغم کی
- 1- کھانے پینے کی قے اگر منہ بھر کر آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
- ۲- اگر جے ہوئے خون کی قے منہ بھر کر آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر پتلے خون کا ایک قطرہ بھی آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
- ۳- صرف بلغم کے آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- 4- پاگل ہو جانا 5- بیہوش ہو جانا
- 6- سو جانا 7- نشہ آ جانا
- 8- بالغ آدمی کا رکوع اور سجدے والی نماز میں بیداری کی حالت میں زور سے ہنسنے

ہنسی کی تین قسمیں ہیں

- 1- تبسم: یعنی بے آواز مسکرانا
- 2- ضحک: ایسی آواز سے ہنسا کہ ساتھ والے کو آواز نہ سنائی دے۔
- 3- قہقہہ: ایسی آواز سے ہنسا کہ ساتھ والا بھی سن لے۔

وضو کی شرائط

وضو کے فرائض پورے ہونے کی دو شرطیں ہیں۔

1- اعضاء پر اتنا پانی بہانا کہ (قطرات گرنے لگیں) لہذا اعضاء کو صرف تر کر لینا جائز نہیں۔

2- پانی کے جسم پر پہنچنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو لہذا اگر کسی کے ہاتھوں پر ناخن پالش یا پینٹ وغیرہ لگا رہے تو اس کا وضو نہ ہوگا۔

وضو کے مستحبات

- 1- اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا 2- گردن کا مسح کرنا 3- قبلہ رخ ہو کر وضو کرنا
- 4- بیٹھ کر وضو کرنا 5- وضو میں کسی سے تعاون نہ لینا

مکروہات وضو

- 1 وضو کے دوران دنیاوی باتیں کرنا
- 2 چہرہ دھوتے ہوئے زور سے منہ پر تھپڑ مارنا
- 3 چہرہ دھوتے ہوئے زور سے آنکھیں بند کرنا
- 4 پانی استعمال کرنے میں زیادہ کنجوسی کرنا
- 5 پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا

نواقض وضو

- 1- سیبیلین سے کسی چیز کا ٹکنا

ودی

جب آدمی بیماری کی وجہ سے یا کمزور ہو جانے کی وجہ سے جب کوئی کام کرے، وزن اٹھائے یا پیشاب کے بعد جو سفید مادہ نکلے اسے ودی کہتے ہیں۔

حکم: منی کے نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے جبکہ مذی اور ودی سے وضو ٹوٹتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا۔

2- سنت

جمعے کے دن، چھوٹی عید، بڑی عید، احرام باندھنے سے پہلے اور عرفہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

3- مستحب

خوف کے وقت، سفر سے واپسی پر، آندھی کے وقت، سورج اور چاند گرہن کے وقت غسل کرنا۔

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں۔

- 1- کلی کرنا
- 2- ناک میں پانی ڈالنا
- 3- سارے جسم پر ایک مرتبہ پانی بہانا

نوٹ:

نماز میں صُحک سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن وضو نہیں ٹوٹتا اور قہقہہ لگانے سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

غسل کی قسمیں

غسل کی تین اقسام ہیں۔

1- فرض

مرد پر غسل صرف جنابت کی صورت میں فرض ہوتا ہے اور عورتوں پر تین صورتوں میں: جنابت، حیض اور نفاس

موت کے وقت:

جب آدمی مر جائے تو زندوں پر میت کو غسل دینا فرض ہے۔

منی

جب آدمی ہمبستری کرے تو شہوت کے ساتھ جو مادہ نکلتا ہے اسے منی کہتے ہیں۔

مذی

جب آدمی ہمبستری کرنے لگے تو شہوت کے ساتھ جو دو تین قطرے نکلیں اور

اس سے جوش مزید بڑھ جائے اسے مذی کہتے ہیں

6- جن مجبوریوں کی وجہ سے تیمم کرنا جائز ہوتا ہے ان میں سے کوئی مجبوری پانی جائے وہ مجبور یاں جن کی وجہ سے تیمم کرنا جائز ہے

ان کی پانچ اقسام ہیں

- 1- پانی چاروں طرف سے کم از کم ایک میل دور ہو۔
- 2- پانی تو موجود ہو لیکن خطرہ ہو کہ اگر پانی استعمال کر لیا تو بیمار ہو جاؤں گا یا بیماری بڑھ جائے گی یا معذور ہو جاؤں گا یا مر جاؤں گا۔
- 3- پانی تو موجود ہو لیکن خطرہ ہو کہ وضو یا غسل کر لیا تو بعد میں سخت پیاس لگنے کی صورت میں اور پانی نہیں ملے گا۔
- 4- پانی تو بہت ہو لیکن اسے حاصل نہ کر سکتا ہو۔ جیسے کنویں کے کنارے کھڑے ہوں لیکن ڈول وغیرہ نہ ہو یا موٹر لگی ہو لیکن بجلی نہ ہو۔
- 5- جب ایسی نماز کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو جس کی قضاء نہیں تو پانی کے باوجود تیمم کرنا جائز ہے۔ مثلاً نماز جنازہ یا نماز عید کے لیے جائیں اور دیکھیں کہ نماز ہو رہی ہے اور اگر وضو کرنے چلے گئے تو نماز ختم ہو جائے گی تو وضو کی بجائے تیمم کر سکتے ہیں۔

جن چیزوں سے تیمم جائز ہے

- 1- ایسی چیز جو جلانے سے نہ جلے 2- پگھلانے سے نہ پگھلے
- 3- زمین میں دفن کرنے سے نہ گلے سڑے

غسل کی سنتیں

- 1- بسم اللہ پڑھنا 2- دونوں ہاتھ دھونا 3- بدن کے جس حصے پر نجاست لگی ہو اس کو دھونا
- 4- استنجا کرنا 5- مکمل وضو کرنا
- 6- پہلے سر پر پھر دائیں اور پھر بائیں کندھے پر پانی بہانا
- 7- لگاتار غسل کرنا 8- جسم کو مل کر دھونا 9- سارا بدن تین بار دھونا

تیمم کے فرائض

تیمم کے تین فرض ہیں۔

- 1- نیت کرنا 2- چہرے پر ہاتھ ملانا
- 3- بازوؤں پر ہاتھ ملانا

تیمم کی سنتیں

- 1- بسم اللہ پڑھنا 2- لگاتار تیمم کرنا 3- ترتیب سے تیمم کرنا
- 4- مٹی پر ہاتھوں کو حرکت دینا 5- انگلیوں کا خلال کرنا

تیمم کی شرائط

- 1- نیت کرنا 2- جس چیز پر تیمم کرنا ہو وہ زمین کی جنس میں سے ہو۔
- 3- ہاتھوں کا اکثر حصہ چہرے اور بازوؤں پر پھیرنا 4- دودفعہ ہاتھ زمین پر مارنا
- 5- اس طرح چہرے اور بازوؤں پر ہاتھ پھیرنا کہ کوئی جگہ مسح سے خالی نہ رہے۔

نواقض مسح

1- موزہ اتارنا 2- مدت گزر جانا

موزہ اتارنا

اگر ایک موزہ اتار دیں یا کم از کم ایک پاؤں کی ایڑی باہر نکال لیں تو مسح ٹوٹ جائے گا۔

مدت گزرنا

مقیم کے لیے مدت مسح 24 گھنٹے ہے اور مسافر کے لیے 72 گھنٹے ہیں۔ جب مدت گزر جائے تو ایک دفعہ موزہ اتار کر پاؤں دھونا ضروری ہو جاتا ہے۔

اذان کے احکام

اذان کا طریقہ

باوضو ہو کر اگر سپیکر نہ ہو تو بلند مقام پر قبلہ رخ ہو کر شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے سراخوں کو بند کر کے بلند آواز سے اذان کہی جائے۔

اذان اور اقامت میں فرق

اذان ٹھہر ٹھہر کر جبکہ اقامت تیزی سے کہی جاتی ہے۔

اذان میں ہر جملہ الگ الگ جبکہ اقامت میں دو دو جملے ملا کر پڑھے جاتے ہیں۔

موزوں پر مسح کے احکام

موزہ چمڑے کی جرابوں کو کہتے ہیں۔ اس پر مسح کیلئے درج ذیل شرائط ہیں

- 1- موزہ کو مکمل طہارت کی حالت میں پہنا ہو۔
 - 2- موزہ اتنا اونچا ہو کہ کم از کم ٹخنوں کو چھپالے۔
 - 3- موزہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر یا اس سے زیادہ نہ پھٹا ہوا ہو۔
 - 4- موزہ اپنی موٹائی کی وجہ سے پنڈلی پر کھڑا رہے۔ لہذا جو جرابیں ریڑ کی وجہ سے پنڈلی سے لپٹی رہیں تو ان پر مسح جائز نہ ہوگا۔
 - 5- موزہ اتنا موٹا ہو کہ اس پر پانی گرائیں تو پانی اس میں اتر کر پاؤں تک نہ پہنچ سکے
 - 6- موزہ اتنا موٹا ہو کہ اس کو پہن کر بغیر جوتے پہنے دو میل پیدل چلیں تو نہ پھٹے۔
- مذکورہ شرائط اگر جرابوں میں پائی جائیں تو وہ کہنے میں تو جرابیں ہوں گی مگر دراصل موزے ہوں گے۔ لہذا ان پر بھی مسح درست ہوگا۔

طریقہ مسح

مسنون مقدار

ہاتھ گیلا کر کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر انگلی سے شروع کر کے ہاتھ کو پنڈلی کی طرف لے آئیں تو مسح ہو جائیگا

فرض مقدار

مسح کی فرض مقدار یہ ہے کہ ہاتھ کی تین انگلیوں کو موزے کے اوپر والے حصے پر لگائے

- 4- کھانے پینے کے دوران 5- پیشاب پاخانے کے دوران
6- غسل کے دوران 7- حالت حیض میں
8- حالت نفاس میں 9- جماع کے دوران

نماز کے علاوہ جن موقعوں پر اذان کہہ سکتے ہیں

- 1- نومولود بچے کے کان میں با وضو کر بچے کو پیدائش کے فوراً بعد غسل دے کر ہاتھوں میں اٹھالیں اور دھیمی آواز میں اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہیں۔

- 2- غمگین کے کان میں 3- مرگی کے مریض کے کان میں
4- جس کو غصہ زیادہ ہوا ہو 5- بد مزاج آدمی یا جانور کے کان میں
6- جہاد میں جب لڑائی زوروں پر ہو 7- جہاں آگ لگ جائے
8- جہاں آسیب کا اثر ہو 9- اگر جنگل میں راستہ بھول جائیں

نمازوں کے اوقات

فجر: فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع شمس تک ہوتا ہے۔ لیکن نماز پڑھنے کا مستحب وقت وہ ہے جب آسمان پر تھوڑی سی سفیدی ظاہر ہونے لگے۔
ظہر

جب سورج دو پہر کے بعد ڈھلنا شروع ہو جائے اس وقت سے لے کر مثل ثانی تک لیکن اس کا مستحب وقت یہ ہے کہ سردیوں میں نماز کو جلدی پڑھ لیا جائے اور گرمیوں میں نماز کو ٹھنڈا کر کے یعنی تھوڑی تاخیر سے پڑھنی چاہیے۔

اذان کا حکم

اذان کہنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ لہذا محلے میں اگر ایک شخص اذان کہے تو سنت سب کی طرف سے ادا ہو جاتی ہے۔ اور اگر بستی والے اذان چھوڑنے کا فیصلہ کر لیں تو امیر المومنین ان سے جنگ کر سکتا ہے۔

اذان کن نمازوں کے لیے

اذان پانچ فرض نمازوں اور جمعہ کے لیے مسنون ہے۔ اس کے علاوہ کسی نماز کے لیے اذان کہنا جائز نہیں۔

اذان کے درست ہونے کی شرائط

- 1- جس نماز کے لیے اذان کہنی ہو اس نماز کا وقت ہو
2- اذان عربی میں کہی جائے
3- مؤذن مسلمان ہو
4- مرد ہو
5- عاقل ہو
6- جنابت سے پاک ہو

کن موقعوں پر اذان کا جواب نہیں دینا چاہیے

- 1- نماز کی حالت میں 2- خطبہ کے دوران
3- دینی سبقوں کے دوران

- 4- جس جگہ نماز پڑھنی ہو اس کا پاک ہونا۔
- 5- نماز کا وقت ہونا۔
- 6- قبلہ رخ ہونا۔
- 7- نماز کی نیت کرنا۔

فائدہ: جس عبادت میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ وہ بغیر نیت کے ادا ہو جاتی ہے وہ عبادت ادا کرتے ہوئے غلطی سے اس کے خلاف نیت کی تو اس سے نقصان نہ ہوگا۔

نماز کے فرائض

نماز کے چھ فرض ہیں

- 1- تکبیر تحریمہ کہنا
زبان سے اللہ اکبر کہنا فرض ہے (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین یعنی ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔

- 2- قیام کرنا

جو مجبور و معذور نہ ہو اس کے لیے قیام فرض ہے اور جو آدمی پوری نماز میں کھڑا نہ ہو سکتا ہو، بلکہ کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہو تو اس آدمی کے لیے ضروری ہے جب تک کھڑا ہو سکے کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور پھر بیٹھ جائے۔

- 3- قراءت کرنا

نماز میں قرآن کریم کی کم از کم تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت جو ان تین چھوٹی آیات کے برابر ہو پڑھنا۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں قراءت کرنا فرض ہے۔

عصر

جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے، اس وقت سے لے کر غروب آفتاب تک۔
لیکن اس کا مستحب وقت یہ ہے کہ اس کو بھی دیر سے پڑھا جائے لیکن یہ یاد رہے کہ اتنی دیر نہ ہو کہ آسمان پر سرخی ظاہر ہونے لگے۔

مغرب

مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لے کر اس وقت تک رہتا ہے جب تک آسمان پر سرخی باقی رہے۔ البتہ اس وقت میں اگر کوئی آدمی نماز ادا نہ کر سکے تو جب تک آسمان پر سفیدی باقی رہے پڑھ لے لیکن اس کا مستحب وقت یہ ہے کہ مغرب کا وقت ہوتے ہی اسے ادا کر لیں عموماً پہلے گھٹے میں اسے پڑھا جائے۔

عشاء

جب آسمان سے سفیدی بالکل ختم ہو جائے اس وقت سے عشاء کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے۔ عشاء کی نماز کا مستحب وقت یہ ہے کہ پہلے دو گھٹے چھوڑ کر پڑھیں۔

نماز کی شرائط

- 1- جسم کا پاک ہونا ایسی نجاست سے جس سے نماز نہیں ہوتی۔
- 2- لباس کا پاک ہونا ایسی نجاست سے جس سے نماز نہیں ہوتی۔
- 3- ستر کا ڈھانپنا۔

- 11- دونوں طرف سلام پھیرنا
- 12- وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کے لیے اللہ اکبر کہنا
- 13- قنوت کی جگہ میں کوئی دعا پڑھنا
- 14- عیدین میں زائد تکبیریں کہنا
- 15- نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کر لینے سے سجدہ تلاوت کرنا
- 16- جب نماز میں سجدہ سہو واجب ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا
- 17- فرض اور واجب میں امام کی اطاعت کرنا
- 18- جن نمازوں میں جہراً قراءت کی جاتی ہے ان میں جہراً اور جن میں سرّاً قراءت کی جاتی ہے، ان میں سرّاً قراءت کرنا واجب ہے۔
- سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے
- 1- کسی رکن یا فرض کو دہرانا
- 2- کسی فرض یا رکن کو آگے یا پیچھے کرنا (وقت سے پہلے)
- 3- کسی واجب کو دہرانا
- 4- کسی واجب کو تبدیل کرنا
- 5- کسی واجب کو چھوڑ دینا۔
- سجدہ تلاوت
- 1- خود آیت سجدہ کی تلاوت کرے یا کسی سے سنے۔
- 2- امام آیت سجدہ کی تلاوت کرے تو مقتدیوں پر بھی سجدہ واجب ہوگا۔

- 4- رکوع کرنا
- کم از کم اتنا جھک جانا کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں
- 5- دو سجدے کرنا
- سجدے میں کم از کم پیشانی زمین پر لگانا
- 6- قعدہ اخیرہ کرنا
- آخری مرتبہ التحیات میں بیٹھنا فرض ہے
- نماز کے واجبات
- 1- اللہ اکبر کے ساتھ نماز کو شروع کرنا
- 2- فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لیے مخصوص کرنا
- 3- فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قراءت کرنا
- 4- قومہ کرنا
- 5- جلسہ کرنا یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا
- 6- فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا
- 7- سورہ فاتحہ کو باقی قراءت سے پہلے پڑھنا
- 8- تعدیل ارکان کرنا
- 9- قعدہ اولیٰ کرنا
- 10- دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا

نواقض نماز

- 1- نماز میں بولنا یا بلا ضرورت آواز نکالنا۔
- 2- عمل کثیر کرنا (ہر وہ کام جس سے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ آدمی نماز نہیں پڑھ رہا)
- 3- نماز میں کھانا پینا۔
- 4- نماز میں چلنا۔ بشرطیکہ یہ چلنا مسلسل کثیر ہو، کثیر چلنے کی مقدار دو صفیں ہیں۔
- 5- نماز کے اندر کسی بھی رکن کا چھوٹ جانا۔
- 6- نماز کی کسی بھی شرط کا چھوٹ جانا۔
- 7- نماز کی قراءت میں غلطی ہو جانا۔ اگر وہ غلطی ایسی ہو جس سے معنی بالکل بدل جائے تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

جماعت کا حکم

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہر ایسے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، مرد پر واجب ہے جس کو نماز باجماعت پڑھنے میں کوئی سخت مشقت یا حرج نہ ہو۔

جن موقعوں میں جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے

جس صورت میں جماعت کے شریک ہونے میں جانی یا مالی نقصان کا خطرہ ہو (غالب گمان ہو)، یا سخت مشقت ہو یا نماز میں خلل آنے کا گمان ہو تو ان صورتوں میں جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے۔

امام کون بنے

- 1- امیر المؤمنین یا اس کا نائب
- 2- مسجد کا مقرر کردہ امام
- 3- اگر جماعت کسی گھر میں ہو رہی ہو تو گھر کا مالک
- 4- سب سے زیادہ مسائل نماز جاننے والا
- 5- جب نماز کے مسائل جاننے میں سب برابر ہوں تو سب سے بڑا قاری
- 6- اگر سب قراءت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ متقی
- 7- اگر تقویٰ میں سب برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو
- 8- اگر عمر میں سب برابر ہوں تو جس کو زیادہ لوگ پسند کریں

جن کی امامت مکروہ ہے

- 1- فاسق (فاسق وہ آدمی ہوتا ہے جو گناہ کبیرہ کرتا ہو یا صغیرہ گناہوں پر اصرار کرتا ہو)
- 2- بدعتی (جو ایسے کام کو جو دین میں سے نہ ہو، دین سمجھے)
- 3- احتیاط نہ کرنے والے نابینا آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے
- 4- عالم کے ہوتے ہوئے جاہل کا نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

جمعہ کے متعلق مسائل

- 1- جمعہ پڑھنا فرض ہے۔
- 2- جمعہ کی نماز ایک مستقل نماز ہے۔ اگر جمعہ چھوٹ جائے تو اس کی جگہ ظہر کی نماز پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔

مکروہ اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے کا حکم

جب میت کو تیار کرنے میں دیر ہو جائے اور مکروہ وقت شروع ہو جائے تو اس وقت میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

جب میت تیار ہو جائے اور لوگوں کا انتظار کرتے کرتے دیر ہو جائے اور مکروہ وقت شروع ہو جائے تو نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔

جن افراد کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں

- 1- اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت کرنیوالا
- 2- ڈاکو
- 3- والدین کو قتل کرنیوالا
- 4- ظالم کا ساتھ دیتے ہوئے مارا جانے والا

نماز جنازہ کی شرائط

- 1- میت کا مسلمان ہونا
- 2- میت کے بدن اور کفن کا پاک ہونا
- 3- میت کا نمازیوں کے سامنے ہونا
- 4- میت کا حاضر ہونا

جمعہ کی نماز فرض ہونے کی آٹھ شرطیں

- 1- آزاد ہونا
- 2- مرد ہونا
- 3- صحت مند ہونا (جو آدمی بیمار ہو اس پر جمعہ پڑھنا فرض نہیں)
- 4- آنکھوں کا سلامت ہونا
- 5- شہر یا بڑا دیہات ہونا
- 6- آدمی کا خود چل کر مسجد میں پہنچ سکتا
- 7- امن والا ہونا
- 8- جس عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنا جائز ہے اس عذر کا نہ ہونا

جمعہ ادا ہونے کی پانچ شرطیں

- 1- شہر یا بڑی بستی کا ہونا
- 2- ظہر کا وقت ہونا
- 3- تین مقتدیوں کا ہونا
- 4- ظہر کے وقت کے اندر خطبہ دینا
- 5- اذن عام ہونا یعنی عام اجازت ہونا

نماز جنازہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی بستی میں چند افراد بھی پڑھ لیں تو باقی بستی والے لوگ گناہ سے بچ جائیں گے۔

نماز جنازہ کب پڑھنی چاہیے

جب میت کو غسل دے لیں تو اس کے فوراً بعد نماز جنازہ پڑھنی چاہیے

زکوٰۃ

زکوٰۃ کے لیے نصاب

ساڑھے 7 تولے (تقریباً 90 گرام) سونا یا ساڑھے 52 تولے (تقریباً 630 گرام) چاندی یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت ہونا یا اتنی رقم کے برابر مال تجارت کا مالک ہونا۔

زکوٰۃ کے لیے شرائط

- 1- آدمی کا مسلمان ہونا
- 2- زکوٰۃ دینے والے کا آزاد ہونا
- 3- صاحب عقل ہونا
- 4- بالغ ہونا
- 5- مسئلے کا پتہ ہونا کہ صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے
- 6- نصاب کا مالک ہونا
- 7- مال کا بڑھنے والا ہونا
- 8- اس مال پر ایک سال کا گزر چکا ہونا
- 9- مال کا قرضے سے فارغ ہونا

اگر جنازے کئی ہوں تو

اگر کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر ہے کہ ہر ایک کا الگ الگ نماز جنازہ پڑھا جائے تمام جنازوں کو امام کے سامنے رکھ کر اکٹھا نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

فائدہ: اگر جنازوں میں مرد، خواتین، نابالغ بچے اور نابالغ لڑکیاں شامل ہوں تو اس میں سب سے پہلے مرد کو امام کے سامنے رکھا جائے۔ اس کے بعد نابالغ لڑکے کو پھر عورت کو اور اس کے بعد نابالغ بچی کو رکھا جائے۔

دعوات صالحہ

1۔ سونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰی (بخاری ج ۲/ص ۹۳۴)

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ ہی سوتا اور اٹھتا ہوں۔

2۔ سوکراٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ [بخاری

ص ۹۳۴ ج ۲، ابن ماجہ ص ۲۷۶)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں نیند کے بعد جگایا اور اسی کی

طرف اکٹھے ہونا ہے۔

3۔ بیت الخلا میں جانے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْخُبْثِ وَ الْخَبَائِثِ (کتاب الدعاء للطبرانی

ص ۱۳۲ بیروت)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں تیرے ساتھ شریر جنوں اور جتنیوں سے پناہ پکرتا

ہوں۔

4۔ بیت الخلا سے نکلنے کی دعا

عُفِّرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ عَا فَاْنِیْ (ابن ماجہ ص ۲۶)

ترجمہ: ہم بخشش کا سوال کرتے ہیں تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ

زکوٰۃ کے مصارف

1- فقراء 2- مساکین 3- عاملین زکوٰۃ 4- مؤلفۃ القلوب (اب یہ مصرف

باقی نہیں رہا) 5- فکرت رقاب (غلاموں کی آزادی) 6- غارمین (قرض دار)

7- فی سبیل اللہ 8- ابن سبیل (مسافر)

زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرائط

1- فقیر کو مالک بنانا 2- زکوٰۃ مستحق کو دینا

3- زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا

جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

1- کافر 2- مسجد 3- غنی وغیرہ

9۔ دایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ اَعْطِنِي كِتَابِي يَمِينِي وَحَاسِبِي حِسَاباً يَسِيراً۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ مجھے میرا نامہ اعمال دایاں ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسانی سے لینا۔

10۔ بایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي بِشِمَالِي وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ مجھے میرا نامہ اعمال بائیں ہاتھ اور پس پشت سے نہ دینا۔

11۔ سر کا مسح کرتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ اَظْلِنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے عرش کا سایہ اس دن نصیب کرنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

12۔ کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ مجھے توجہ کے ساتھ بات سننے والوں میں سے بنا جو اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

13۔ گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ میری گردن جہنم سے آزاد کر۔

سے تکلیف کو دور کر کے مجھے عافیت بخشی۔

5۔ وضو شروع کرنے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (عمل الیوم والیلة لابن سنی ص ۱۹)

ترجمہ: میں شروع کرتا ہوں اس اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

6۔ کلی کرتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (مراقی الفلاح)

شرح نور الایضاح ص ۴۱۶ و عالمگیری ص ۱۱ ج ۱)

ترجمہ: اے اللہ تو میری قرآن کی تلاوت اپنے ذکر اسے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔

7۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ اَرْحِنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرْحِنِي رَائِحَةَ النَّارِ۔ (مراقی الفلاح ص ۴۶)

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے جنت کی خوشبو سونگھانے جہنم کی۔

8۔ منہ دھوتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيِضُ وَجُوهٌ وَتَسْوَدُ وَجُوهٌ۔ (ایضاً و عالمگیری ص ۱۰ ج ۱)

ترجمہ: اے اللہ میرا چہرہ اس دن سفید کر جس دن بعض چہرے سفید اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔

14- بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُورًا وَسَعْيِي مَشْكُورًا وَتَجَارَتِي لَنْ تَبُورَ۔ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہ بخشے ہوئے اور میری کوشش مقبول بنا اور میری نجات کو بے خسارہ بنا۔

15- دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ بَيِّتْ قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ (ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ میرے قدموں کو پل صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن بہت سارے قدم پھسل گئے۔

16- وضو کے درمیان کی دعا

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَ وَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَ بَارِكْ لِي فِي رِزْقِي (عمل الیوم والیلة لابن سنی ص ۲۰)

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میری قبر کو کشادہ اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

17- وضو کے آخر کی دعا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (ترمذی ص ۱۸ ج ۱، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۲۸ ج ۷)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنادے۔

18- کھانا شروع کرنے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (ابوداؤد ص ۷۳ ج ۲ ملتان)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

19- اگر دعا پڑھنا بھول جائے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ، وَآخِرَهُ، (ابوداؤد ص ۱۷۳ ج ۲)

ترجمہ: کھانے کے شروع اور آخر میں اللہ کا نام لیتا ہوں۔

20- کھانے کے آخر کی دعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ (ترمذی ص ۱۸۴ ج ۲، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۹۱ ج ۷)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم کو کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

21- کپڑے پہننے کی دعا

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ، وَخَيْرُ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ، (ترمذی ص ۳۰۶ ج ۱)

ترجمہ: اے اللہ تیرے لئے سب تعریفیں ہیں تو نے مجھے پہنایا میں تجھ سے اسکی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جس کے لئے بنایا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور پناہ پکڑتا ہوں تیرے ساتھ بھی اس کے اور جسکے لئے یہ بنایا گیا اس کے شر سے۔

22- دعوت کھانے کی دعا

أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَ أَكَلْ طَعَامَكُمْ الْآبَرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ۔

(عمل الیوم والیلۃ للنسائی ص ۱۹۷ و ابن السنی ص ۱۸۳)

ترجمہ: تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا نیک لوگوں نے ہمارا کھانا کھایا اور مغفرت کی ہمارے لئے فرشتوں نے۔

23- پانی پینے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (ترمذی ص ۷ ج ۲)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

24- پانی پینے کے بعد کی دعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ (مسلم ص ۳۵۲ ج ۲)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

25- دودھ پینے کی دعا

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ (ابوداؤد ص ۱۶۸ ج ۲، ترمذی ص ۱۸۳ ج ۲)

ترجمہ: اے اللہ اس میں ہمارے لئے برکت ڈالیے اور ہم کو مزید دیجئے۔

26- مسجد میں داخل ہونے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (ابن ماجہ ص ۵۶)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ اور درود سلام آپ ﷺ پر اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

27- مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (ابن ماجہ ص ۵۶)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ اور درود سلام آپ ﷺ پر اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

28- جب چھینک آئے تو پڑھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ (ابوداؤد ص ۳۳۸ ج ۲، ترمذی ص ۱۰۳ ج ۲)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں۔

29- سننے والا جواب میں یہ کہے

يَرْحَمُكَ اللَّهُ (ابوداؤد ص ۳۳۸ ج ۲، ترمذی ص ۱۰۳ ج ۲)

ترجمہ: اللہ آپ پر رحم فرمائیں۔

30- چھینکنے والا پھر یہ کہے

يَهْدِيْكُمْ اللَّهُ وَ يُصْلِحْ بَالَكُمْ (ابوداؤد ص ۳۳۸ ج ۲، ترمذی

ص ۱۰۳ ج ۲)

ترجمہ: اللہ تم کو ہدایت دیں اور تمہاری حالت کو درست کریں۔

31- گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (ترمذی ص ۱۸۱ ج ۲)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا نیکی کی طرف آنے کی اور نیکی

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۸ ج ۷)

ترجمہ: اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے اور برکت والا ہے اے عزت والے شان والے۔

36- جب کسی سے ملیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ (ترمذی ص ۹۸، عمل الیوم و اللیلہ لابن السنی ص ۹۶)

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو۔

37- سواری کی دعا

سُبْحَنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا کُنَّا لَہُ مُقْرِئِیْنَ وَاِنَّا اِلَیْ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (ترمذی ص ۱۸۲ ج ۲)

ترجمہ: ہم پاکی بیان کرتے ہیں اس اللہ کی جس نے اس کو ہمارے تابع کیا اور ہم اس کو اپنے تابع کرنے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

38- جب غصہ یا برا خواب آئے تو یہ دعا پڑھیں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (ترمذی ص ۱۸۳ ج ۲)

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

39- بارش مانگنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَغْثِنَا (مسلم ص ۲۹۳ ج ۱)

ترجمہ: اے اللہ ہمیں بارش عطا فرما۔

کرنے کی قوت اللہ ہی کے قبضے میں ہے۔

32- سفر سے واپسی کی دعا

اٰیْبُوْنَ تَآیِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (مصنف ابن شیبہ ص ۱۰۰ ج ۷ بخاری ص ۹۴۵ ج ۲)

ترجمہ: لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

33- مجلس سے اٹھنے کی دعا

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ (ترمذی ص ۱۸۱ ج ۲)

ترجمہ: ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں آپ سے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی آتا ہوں۔

34- جب کسی مریض یا مصیبت زدہ کو دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا اِبْتَلاَکَ بِہِ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (ابن ماجہ ص ۲۷۷، ترمذی ص ۱۸۱ ج ۲)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مرض سے عافیت بخشی جس مرض میں اللہ نے تجھے مبتلا کیا اور مجھے مخلوق میں سے بہت ساروں پر فضیلت بخشی

35- نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ

سات نمبر

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ O
(الذاریات آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے“

جو انسان ان سات چیزوں کا اہتمام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور عبادت گزار بندہ بن جاتا ہے۔

- 1- اصلاح عقیدہ
- 2- فرائض و واجبات
- 3- نفلی عبادات
- 4- حقوق العباد
- 5- حصول علم
- 6- تصحیح نیت
- 7- جہاد فی سبیل اللہ

40- جب کوئی نقصان پہنچے

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (سورة البقرہ پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۱۵۶، عمل الیوم واللیلہ ص ۶۲۶)

ترجمہ: بے شک ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

41- مریض کی عیادت کے لیے

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۷۸ ج ۷)

ترجمہ: میں تیرے عرش والے رب سے تیری شفا کا سوال کرتا ہوں۔

42- بیوی سے ہمبستری کرنے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ حَبْنَبْنَا الشَّيْطَانَ وَحَبْنَبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا (بخاری ص ۹۴ ج ۲)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں تو ہم کو شیطان سے دور کر دے اور شیطان کو ہماری اولاد سے دور کر دے۔

43- قبرستان جانے کی دعا

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفْنَا وَنَحْنُ بِالْآثَرِ (ترمذی ص ۲۰۳ ج ۱)

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر اے قبر والو اللہ ہماری اور تمہاری مدد کرے تم ہم سے پہلے گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

نمبر 1- اصلاح عقیدہ

مسلمان ہونے کے لئے عقائد کا صحیح ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر انسان کا عقیدہ درست ہو تو اس کا چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں اور اگر عقیدہ درست نہ ہو تو بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے۔

عقیدے میں چھ چیزوں کا درست ہونا ضروری ہے۔

1- اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق عقیدہ۔

2- انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے متعلق عقیدہ۔

3- آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ

4- فرشتوں اور جنوں کے متعلق عقیدہ

5- تقدیر کے متعلق عقیدہ

6- موت اور موت کے بعد کے متعلق عقیدہ

1- اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق عقیدہ

اللہ تعالیٰ ایک ہے ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا، اس کی ذات اور صفات میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں، وہ بے نیاز ہے یعنی کائنات میں وہ کسی کا بھی محتاج نہیں اور کائنات کا ایک ایک ذرہ اس کا محتاج ہے، وہ کسی کا باپ اور نہ ہی کسی کی اولاد ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہی مشکل کشا ہے، وہی حاجت روا ہے وہی عالم الغیب ہے، اس کے علاوہ کوئی نبی اور کوئی ولی بھی غیب کا علم نہیں جانتا، وہی محتارِ کل ہے، اس کے علاوہ اس کائنات میں کسی کا اختیار نہیں چلتا، وہی اولاد دیتا ہے، وہی رزق دیتا ہے، وہی عزت دیتا ہے، وہی ذلت دیتا ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔

2- انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے متعلق عقیدہ۔

انبیاء علیہم السلام کے متعلق عقیدہ

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ سمیت جتنے انبیاء کرام اور رسول آئے وہ برحق اور سچے ہیں۔ آپ ﷺ نبی اور رسول بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہ آیا ہے، نہ آئے گا اور نہ ہی قیامت تک کوئی آسکتا ہے۔ البتہ حضرت عیسیٰ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے لیکن وہ بھی نبی بن کر نہیں بلکہ آپ ﷺ کے امتی بن کر تشریف لائیں گے، تمام انبیاء اور رسول بشر ہوتے ہیں گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور مرد ہوتے ہیں تبت ایک وہی چیز ہے یعنی منجانب اللہ عطا ہوتی ہے، اور اس کے لئے افراد کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے عالم ارواح میں کر دیا تھا۔ یہ ہرگز کسی اور اختیاری چیز نہیں جو اپنی کوشش اور اختیار کے ساتھ حاصل کی جاسکے۔ اور تمام مخلوقات میں چاہے وہ جن ہوں، انسان ہوں یا فرشتے ہوں انبیاء کرام کا مقام اور مرتبہ سب سے بلند ہے۔

معجزہ: تمام انبیاء کرام کے معجزات برحق ہیں، معجزہ اللہ کے اس خلافِ عادت فعل کو کہتے ہیں جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ معجزہ نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہیں تو نبی کے ہاتھ پر معجزہ ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور

تمام انبیاء علیہم السلام اپنی دنیا والی قبروں میں دنیاوی جسموں کے ساتھ زندہ ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی قبر مبارک کی وہ مٹی جو آپ ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ ملی ہوئی ہے، یہ مٹی کعبۃ اللہ اور عرش سے بھی افضل ہے۔ نبی کریم ﷺ کی قبر اطہر پر اگر دُرود پڑھیں تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر قبر سے دور پڑھا جائے تو فرشتے پہنچاتے ہیں، حضور اکرم ﷺ پر آپ ﷺ کی امت کے اعمال اجمالی طور پر پیش ہوتے ہیں۔ دنیا سے رخصت ہونے کے بعد نبی کی وراثت اس کے اہل و عیال میں تقسیم نہیں ہوتی اور نبی کی زوجہ مطہرہ سے کسی امتی کا نکاح بھی نہیں ہو سکتا اور نبی کے بعد علماء نبی کے وارث بن کر دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ O (ترمذی ج ۲، ص ۹۷)

ترجمہ: علماء نبیوں کے وارث ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق عقیدہ

صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو حالت ایمان میں نبی ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی ہو اور اسی حالت پر اس کا خاتمہ ہوا ہو۔ صحابہ کرام ﷺ معیارِ حق و صداقت ہیں، یعنی وہی عقائد اور اعمال مقبول ہوں گے جو صحابہ ﷺ کے عقائد و اعمال کے مطابق ہوں گے صحابہ کرام ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہیں، قبر اور آخرت کے ہر قسم کے عذاب سے محفوظ ہیں۔ وہ معصوم نہیں البتہ محفوظ ضرور ہیں۔ یعنی ان کی ہر قسم کی خطا بخش دی گئی ہے اور وہ یقینی طور پر جنتی ہیں، ان کے باہمی اختلافات اور مشاجرات حق و باطل، اسلام اور کفر پر مبنی نہ تھے بلکہ اجتہادی اختلافات تھے۔ جن میں زیادہ سے زیادہ ایک فریق کی خطا اجتہادی ثابت ہوتی ہے جس پر انہیں طعنہ دینا ناجائز اور حرام ہے۔

اور انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے بلند مرتبہ صحابہ ﷺ کا ہے، کائنات کے سارے ولی مل کر کسی ادنیٰ صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے اور صحابہ ﷺ میں سب سے بلند مقام حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کا ہے پھر حضرت عمر ﷺ کا ہے پھر حضرت عثمان ﷺ کا ہے پھر حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کا ہے حضرت ابوبکر ﷺ کی صحابیت کا منکر ایسے ہی کافر ہے جیسے توحید، رسالت، قیامت اور نماز روزے کا منکر کافر ہے۔

حضور ﷺ کے بعد اس امت کے خلیفہ اول بلا فصل حضرت ابوبکر صدیق ﷺ ہیں دوسرے حضرت عمر ﷺ ہیں۔ تیسرے حضرت عثمان ﷺ ہیں۔ چوتھے حضرت علی ﷺ ہیں۔ ان چاروں کو خلفاء راشدین اور ان کے زمانہ خلافت کو خلافت راشدہ کا دور کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ انبیاء معصوم عن الخطاء ہیں اور صحابہ محفوظ عن الخطاء ہیں۔ معصوم عن الخطاء کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے نبی سے گناہ ہونے نہیں دیتا اور محفوظ عن الخطاء کا مطلب یہ ہے کہ صحابی سے گناہ ہو تو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ان کے نامہ اعمال میں گناہ باقی نہیں رہنے دیتے۔

اولیاء کرام کے متعلق عقیدہ

ولی اللہ: اس شخص کو کہتے ہیں جو گناہوں سے بچے۔ ولی کی بنیادی پہچان اتباع سنت ہے۔ جو جتنا متبع سنت ہوگا اتنا بڑا ولی اللہ ہوگا، ولی سے کرامت اور کشف کا ظہور برحق ہے۔

کرامت: اللہ کا وہ خلافِ عادت فعل ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ یہ کرامت

اور کشف ولی کے اختیار میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اللہ تعالیٰ چاہیں تو ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ نہ چاہیں تو ظاہر نہ ہو۔

اللہ کا ولی بننے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی ولی اللہ سے اصلاح کا تعلق قائم کرے اور اس کی کامل اتباع کرتا رہے۔

3۔ آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے جس زمانے میں نبی پر جو کتاب نازل فرمائی وہ برحق اور سچی ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات حضرت داود علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور حضرت محمد ﷺ پر قرآن کریم، قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے پہلی کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں اب قیامت تک قرآن ہی نجات کا ذریعہ ہے۔

4۔ فرشتوں اور جنوں کے متعلق عقیدہ

ملائکہ: اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو نور سے پیدا فرمایا ہے ان کو ملائکہ یعنی فرشتے کہتے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ جو احکام اللہ تعالیٰ ان کے ذمہ لگاتے ہیں وہ کرتے رہتے ہیں۔ ان میں مختلف فرشتوں کے ذمے مختلف کام ہیں کسی کے ذمہ بارش کا برسانا، کسی کے ذمہ ہواؤں کا چلانا، کسی کے ذمہ انسانوں کی حفاظت کرنا، کسی کے ذمہ انسانوں کے نامہ اعمال کا لکھنا اور کسی کے ذمہ محض اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا وغیرہ ہیں۔ ان میں چار فرشتے زیادہ مشہور و معروف ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام

حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام

جنات: ایک مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا ان کو جنات کہتے ہیں۔ ان میں اچھے بھی ہیں اور بُرے بھی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور اور معروف ابلیس لعین ہے۔ یہ فرشتے اور جنات اگرچہ ہمیں نظر نہیں آتے مگر ہم ان کے وجود کو ایمان بالغیب کے طور پر مانتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر اور آپ ﷺ نے احادیث میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔

5۔ تقدیر کے متعلق عقیدہ

اس کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے یا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تقدیر علم الہی کا نام ہے۔ نہ کہ امر الہی کا۔

6۔ موت اور موت کے بعد کے متعلق عقیدہ

جب انسان مر جاتا ہے تو اس کو جس جگہ دفن کیا جاتا ہے اس کو قبر کہتے ہیں اور اگر کوئی مردہ جل کر راکھ ہو جائے یا کوئی انسان پانی میں غرق ہو جائے یا کسی انسان کو کوئی جانور کھا جائے تو جہاں جہاں اسکے ذرے ہوں گے ان کے ساتھ روح کا تعلق قائم کر کے اسی جگہ کو اس انسان کے لئے قبر بنا دیا جاتا ہے، مردے سے قبر میں سوالات کے لئے دو فرشتے منکر اور نکیر آتے ہیں اور وہ تین سوال کرتے ہیں۔

1 مَنْ رَبُّكَ تیرا رب کون ہے؟

2 مَنْ نَبِيُّكَ تیرا نبی کون ہے؟

3 مَا دِينُكَ تیرا دین کیا ہے؟

فائدہ:-

حساب سے فارغ ہونے کے بعد انسانوں کی تین قسمیں ہوں گی۔

۱۔ جن کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی گناہ نہیں ہوں گے، یا نیکیاں زیادہ ہوں گی اور گناہ کم ہوں گے، ان کے رہنے کی جگہ کا نام جنت ہے۔

۲۔ وہ لوگ جن کے نامہ اعمال میں صرف گناہ ہوں گے، نیکیاں نہیں ہوں گی یا گناہ زیادہ اور نیکیاں کم ہوں گی، ان کے رہنے کی جگہ کا نام جہنم ہے۔

۳۔ وہ لوگ جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ اعراف ہوگا۔ ان تینوں قسموں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پارہ نمبر ۸ سورۃ اعراف کی آیت نمبر ۴۴ سے لے کر ۵۲ تک میں فرمایا ہے۔

2۔ فرائض و واجبات

اعمال کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اعمال ظاہری ۲۔ اعمال باطنی

۱۔ اعمال ظاہری کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر ۱: وہ اعمال جن کا کرنا فرض ہے اور ان کے کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور ایسے اعمال کو ادا امر، فرائض اور واجبات بھی کہتے ہیں۔

فرائض کی مثال جیسے پانچ وقت کی نمازیں، رمضان کے روزے، زکوٰۃ، عشر اور حج۔ واجبات کی مثال جیسے وتر اور عیدین کی نماز، کفارہ اور نذر کے روزے اور صدقات واجبہ۔

جو انسان ان تین سوالات کا درست جواب دیتا ہے اس کو قبر میں سکون اور آرام ملتا ہے اس کے لئے جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو جنت کا باغ بنادیا جاتا ہے اور جو ان تین سوالوں کا درست جواب نہیں دیتا اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے اور قبر کو جہنم کا گڑھا بنادیا جاتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ”قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔“ (بخاری)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو جمع کریں گے اور ان کا حساب ہوگا۔ حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور حقوق العباد میں سب سے پہلے قتل کا حساب ہوگا، قیامت کے دن میدان حشر میں ایک حوض ہوگا جس کا نام حوض کوثر ہے۔ حضور ﷺ اس حوض کوثر سے اس شخص کو پلائیں گے، جو صحابہؓ سے محبت کرتا ہوگا جو شخص ایک مرتبہ اس سے پانی پئے گا۔ جنت میں جانے تک اس کو پیاس نہیں لگے گی۔

حساب سے فارغ ہونے کے بعد پل صراط سے گزر کر مسلمان جنت میں جائیں گے اور کافر پل صراط سے نہیں گذر سکیں گے بلکہ جہنم میں گر پڑیں گے۔ جو مسلمان گناہ گار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت سے پاک اور صاف کر دیں گے یا ان کو پاک کرنے کے لئے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ ان کے پاک ہونے کے بعد ان کو جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیں گے۔ پھر جنتی ہمیشہ جنت میں اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

6- تصحیح نیت

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری ص ۲ ج ۱)

ترجمہ: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اعمال کی صحت و قبولیت کیلئے نیت کا ٹھیک ہونا ضروری ہے۔ اگر ہم چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر و ثواب بڑھا چڑھا کر بہت زیادہ اپنی شان کے مطابق عطا کریں گے اور وہ چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے گا اور اگر ہم بڑے سے بڑا عمل بھی ریا کاری اور لوگوں کو دکھانے کے لئے کریں گے تو صرف یہ نہیں کہ وہ عمل ضائع اور برباد ہو جائے گا بلکہ اجر و ثواب کی بجائے اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔

7- جہاد فی سبیل اللہ

دین اسلام کی سر بلندی کے لئے دشمنان اسلام سے مسلح جنگ کرنا اور اس میں خوب جان و مال خرچ کرنا ”جہاد فی سبیل اللہ“ کہلاتا ہے۔ دین اسلام کی سر بلندی، دین کا تحفظ، دین کا نفاذ، دین کی بقاء، مسلمانوں کی عزت و عظمت، شان و شوکت اور جان و مال کے تحفظ کا واحد ذریعہ ”جہاد فی سبیل اللہ“ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

حقوق العباد و قسم کے ہیں

نمبر ۱۔ معاشرت

یہ وہ حقوق ہیں جن کا تعلق رہن سہن کے ساتھ ہے جیسے والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، بیوی اور خاندان کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، ہمسایوں اور عام انسانوں کے حقوق وغیرہ

نمبر ۲۔ معاملات

یہ وہ حقوق ہیں جن کا تعلق باہمی لین دین کے ساتھ ہے۔ جیسے خرید و فروخت، قرض و عاریت، مضاربیت و ملازمت وغیرہ۔

5- حصول علم

ہر مسلمان عاقل، بالغ مرد و عورت پر اتنا علم حاصل کرنا فرض ہے جس سے عقائد کی اصلاح ہو، حلال و حرام، جائز و ناجائز اور پاکی و ناپاکی کا پتہ چل سکے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

”طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ“ (ابن ماجہ ص ۲۰)

ترجمہ: علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۹۷ باب ماجاء فی فضل الفقہ الخ)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ ایک آیت کا سیکھنا سو رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور دین کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

جہاد کی اقسام

جہاد کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اقدامی جہاد ۲۔ دفاعی جہاد

۱۔ اقدامی جہاد

کافروں کے ملک میں جا کر کافروں سے لڑنا اقدامی جہاد کہلاتا ہے، اقدامی جہاد میں سب سے پہلے کافروں کو اسلام کی دعوت دی جاتی ہے۔ اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان سے جزیہ طلب کیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کر دیں تو پھر ان سے قتال کیا جاتا ہے۔ عام حالات میں جہاد اقدامی فرض کفایہ ہے۔ اور اگر امیر المؤمنین نفیر عام یعنی سب کو نکلنے کا حکم دے تو اقدامی جہاد بھی فرض عین ہو جاتا ہے۔

۲۔ دفاعی جہاد

اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر حملہ کر دیں تو ان مسلمانوں کا کافروں کے حملے کو روکنا دفاعی جہاد کہلاتا ہے، اگر وہ مسلمان ان کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اور اگر طاقت رکھتے ہوں مگر سستی کرتے ہوں تو ہمسایہ ممالک کے مسلمان ان کے حملے کو روکیں

جہاد دفاعی فرض عین ہے

جہاد کرنے سے پہلے جہاد کی تربیت کرنا بھی ضروری ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كَرْهُ لَكُمْ (البقرة: ۲۱۶)

ترجمہ: اللہ کے راستے میں لڑنا تم پر فرض کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ تمہیں ناگوار گزرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ توبہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ (التوبہ: ۱۱۱)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی جانوں اور مال کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے وہ لڑتے ہیں۔ اللہ کے راستے میں (مجرموں کو) قتل کرتے ہیں اور خود قتل ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ الصف میں فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَانَهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ، (الصف: ۴)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سیسہ پلائی دیوار بن کر لڑتے ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (مشکوٰۃ کتاب الجہاد ص ۳۳۲)

ترجمہ: جو شخص تھوڑی دیر کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتا ہے جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔“ حضور نبی کریم ﷺ نے ۲۷ مرتبہ خود جہاد کا سفر کیا اور اللہ کے راستے میں لڑتے ہوئے شہید ہونے کی تمنا فرمائی ہے۔

جہاد کی تربیت کرنا حضور اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَاعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ۝ (الانفال: ۶۰)

ترجمہ: اور کافروں کے ساتھ لڑنے کے لئے جتنی قوت حاصل کر سکتے ہو کرو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاد کی توفیق عطا فرمائے اور لڑتے ہوئے میدان جہاد میں شہادت کی موت عطا فرمائے۔ (آمین)

بجاہ النبی الکریم !!!